﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۱۰ | جمعۃ المبارک ۱۷/ اکتوبر ۲۰۰۳ء | ۲۱/ شعبان ۱۴۲۴ ہجری قمری ❁ ۱۷/ اخاء ۱۳۸۲ ہجری شمسی | شمارہ ۴۲

مسجدوں کو آباد کرنے والے

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
’’اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ (ترمذی ابواب التفسیر، سورۃ التوبہ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہے جو خدا کے کام میں گزارے

جن دنوں حضور علیہ السلام کی عربی کتاب ’’مواھب الرحمٰن‘‘ زیر طبع تھی۔ پروف کی صحت پر اور اس کے پروف وغیرہ دیکھے جانے میں خاص احتیاط سے کام لیا جاتا تھا کہ فرقہ مولویوں نے اب ہر قسم کی بد دیانتی، غلط بیانی کو حضور علیہ السلام کے مقابلے میں جائز رکھا ہوا ہے۔ پروف کی صحت پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ:

’’ان لوگوں کو کیا علم ہے کہ ہم کس طرح راتوں کو کام کر کر کے کتابیں چھپواتے ہیں اور پھر اگر پریس مین کی ذراسی غلطی رہ جاوے تو ان لوگوں کو اعتراض کا موقع مل جاتا ہے۔ حالانکہ خود محمد حسین نے میرے سامنے ایک دفعہ اشاعت السنۃ کی چھپوائی پر اعتراف کیا کہ ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی حالت مسخ شدہ ہے۔ کہاں سے کہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے‘‘۔

❁❁❁❁❁❁

کتاب زیر طبع کی نسبت فرمایا کہ:

’’امید ہے کہ یہ معجزہ کی طرح پھرے گی اور دلوں میں داخل ہوگی۔ اول و آخر کے سب مسائل اس میں آگئے ہیں۔ خدا کی قدرت ہے۔ دیر کا باعث ایک یہ ہو جاتا ہے کہ لغات جو دل میں آتے ہیں پھر ان کو کتب لغت میں دیکھنا پڑتا ہے۔ میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے۔ جب مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہوں گے تو ان کا بھی ایسا ہی حال ہوگا کیونکہ وہ بھی ہماری تائید میں ہی ہے۔ رات آدھی رات جب تک مضمون ختم نہ ہولے جاگتا رہوں گا‘‘۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۲۹۔ مورخہ ۱۳/ فروری ۱۹۰۳ء)

❁❁❁❁❁❁

۱۴/ جنوری ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ فجر کے وقت فرمایا کہ:

’’مَیں کتاب کو ختم کر چکا ہوں۔ رات آدھی رات تک بیٹھا رہا۔ نیت تو ساری رات کی تھی مگر کام جلدی ہی ہو گیا۔ اس لئے سو رہا۔ اس کا نام مواھبُ الرّحمٰن رکھا ہے۔

❁❁❁❁❁❁

فجر کے وقت فرمایا کہ: ’’رات تین بجے تک جاگتا رہا تو کاپیاں اور پروف صحیح ہوئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل تھی وہ بھی جاگتے رہے۔ وہ اس وقت تشریف نہیں لاسکیں گے۔ یہ بھی ایک جہاد ہی تھا۔ رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہے جو خدا کے کام میں گزارے۔ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ جب مرنے لگے تو روتے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو تو کہا موت کا کوئی خوف نہیں مگر یہ افسوس ہے کہ یہ وقت جہاد کا نہیں ہے۔ جب جہاد کیا کرتا تھا اگر اس وقت یہ موقعہ ہوتا تو کیا خوب تھا۔

فرمایا کہ: میرے اعضاء تو بے شک تھک جاتے ہیں لیکن دل نہیں تھکتا۔ وہ چاہتا ہے کہ کام کئے جاؤ‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم۔ جدید ایڈیشن۔ صفحہ ۲۹۰۔۲۹۱)

تمھیں خوشخبری ہو کہ اب تم ہمیشہ معروف فیصلوں کے نیچے ہو۔

دسویں شرط بیعت میں ’طاعت در معروف‘ کی وضاحت اور اطاعت کرنے والوں کے لئے خوشخبریاں

حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کے بعد پیدا ہونے والی روحانی تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات کا بیان

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶/ستمبر ۲۰۰۳ء)

(لندن ۲۶/ستمبر ۲۰۰۳ء) : سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الـمُمْتَحِنَہ کی آیت نمبر ۱۳ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں شرائط بیعت کی دسویں اور آخری شرط کے بارہ میں بیان کیا تھا لیکن طاعت در معروف کے بارہ میں مزید کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ آیت جو مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے اس میں عورتوں سے اس بات پر عہد بیعت لینے کی تاکید ہے کہ شرک نہیں کریں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اولاد کی تربیت کا خیال رکھیں گی، جھوٹا

الزام کسی پر نہیں لگائیں گی اور معروف امور میں نافرمانی نہیں کریں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نبی کبھی غیر معروف احکامات نہیں دے سکتا۔ نبی جو کہے گا معروف ہی کہے گا اس کے علاوہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کچھ کہے، اس لئے قرآن شریف میں کئی مقامات پر یہ حکم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی اطاعت کرنی ہے، اسے بجالانا ہے۔ کہیں نہیں لکھا کہ جو معروف حکم ہوں اس کی اطاعت کرنی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: ایک غلطی طاعت درمعروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے۔ یہ لفظ نبی کریم ﷺ کے لئے بھی آیا ہے۔ اسی طرح حضرت صاحب نے شرائط بیعت میں طاعت درمعروف لکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود **یَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوف** کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ نبی ان باتوں کے لئے حکم دیتا ہے جو خلاف عقل نہیں اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جن سے عقل بھی منع کرتی ہے۔ اور پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام ٹھہراتا ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے اور اپنی شمولیت کے ساتھ ان کو قوت دیں گے اور اس کی مدد کریں گے اور اس نور کی پیروی کریں گے جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہ دنیا و آخرت کی مشکلات سے نجات پائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اس شرط میں دراصل یہ خوشخبری ہے کہ اب تم ہمیشہ معروف فیصلوں کے نیچے ہی ہو، کوئی ایسا فیصلہ انشاء اللہ تمہارے لئے نہیں ہوگا جو غیر معروف ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے بعد اب مَیں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو کر، آپ کی بیعت کر کے، آپ سے ان دس شرائط پر عہد بیعت باندھ کر ان شرائط پر عمل بھی کیا گیا، اطاعت کا نمونہ بھی دکھایا گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایسے واقعات بیان فرمائے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بیعت کرنے والوں نے اپنے اندر کیا روحانی تبدیلیاں پیدا کیں اور کیا روحانی انقلابات آئے۔

شرک سے اجتناب کے سلسلہ میں حضور انور نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ ماجدہ کے شرک سے اجتناب کا واقعہ سنایا۔

بیعت کرنے کے بعد نفسانی جوشوں سے محفوظ ہونے کے سلسلہ میں افریقہ کے بعض احمدی احباب کی مثالیں بھی پیش فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے۔ اکثر دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تضرع کرتے ہیں۔ حضور انور نے نمازوں کی پابندی اور تہجد کی ادائیگی کے سلسلہ میں بعض مثالیں پیش فرمائیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ چند نمونے ہیں جو مَیں نے پہلی تین چار شرائط بیعت کے تعلق میں پیش کئے ہیں۔ کوشش کروں گا کہ آئندہ کچھ اور نمونے بھی پیش کروں کہ بیعت میں داخل ہونے کے بعد کیا انقلابات آئے تا کہ نئے آنے والوں اور آئندہ نسلوں کو بھی پتہ چلے اور وہ بھی اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں اور کبھی ان پر رعب دجال نہ آئے۔ آمین

❁❁❁ ...... ❁❁❁

یہ خدا کی تقدیر ہے

”......مَیں ان قدموں کی چاپ سن رہا ہوں جو فوج در فوج اسلام کے مامن اور قلعہ میں داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ وہ دن دُور نہیں جب دنیا ﴿يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾ کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کرے گی۔

میری آنکھ اسلام کے جھنڈے کو بلند ہوتے اور کفر کے سارے جھنڈوں کو سرنگوں ہوتے دیکھ رہی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اب اس کو روک نہیں سکتی“۔

(اقتباس از پیغام سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمه الله تعالیٰ برموقع جلسه سالانه جماعت احمدیه غانا ۔مغربی افریقه ۔ ۱۹۸۴ء)

اشک جب ٹوٹ کے رخسار پہ آجاتا ہے
غم کے اُٹھتے ہوئے شعلوں کو بجھا جاتا ہے
ہم نے اس بات کو پایا ہے ہمیشہ برحق
جو ملے خاک میں مرتبہ پا جاتا ہے
اس کو لاریب ہے تائیدِ الٰہی حاصل
ایک قطرے سے سمندر جو بنا جاتا ہے
کل خبر ایک مکذب کی چھپی ہے جس میں
اس کی ہی موت کا پیغام پڑھا جاتا ہے
ہم نے دیکھا ہے ہراک بار یہ پورا ہوتے
اپنے ہی دام میں صیّاد بھی آجاتا ہے
جس کی رسّی کو اگر اور درازا جائے
سخت انجام کا ہونا بھی لکھا جاتا ہے
روباۂ زار یہ مت بھول کہ اہل اللہ کا
وار ایسا نہیں ہوتا جو خطا جاتا ہے
آہ مومن میں وہ ایک کشش ہے ایسی
جب نکل جائے خدا دوڑتا آ جاتا ہے
ہم جو رکھتے ہیں ظفرؔ ایک خدائے قادر
کام انہونے بھی کر کے دکھا جاتا ہے

(مبارک احمد ظفرؔ)

دعاؤں کے نتیجہ میں بشارت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرماتے ہیں:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد سعادت میں خاکسار ایک وفد میں شامل ہو کر برہمن بڑیہ اور بنگال کے دوسرے علاقوں میں بغرض دعوت الی اللہ گیا۔ اس وفد میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب، حضرت حافظ روشن علی صاحب، حضرت میر قاسم علی صاحب اور جناب مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی مرحوم بھی شامل تھے۔ شب و روز کی محنت اور غذا اور آب و ہوا کی ناموافقت کی وجہ سے مَیں شدید طور پر بیمار ہو گیا اور فالج کی علامات کا آغاز ہونے لگا اور مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا سر سے پاؤں تک میرے بدن کے دو حصے ہیں۔ مَیں نے جب اس حالت کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے کیا تو حضور نے انگشت بدنداں ہو کر افسوس کا اظہار فرمایا اور میرے لئے ٹنکچر آف اسٹیل، ہیرا ہنگ اور ایسٹرن سیرپ استعمال کرنے کا انتظام فرمایا۔ اس کے بعد مَیں اپنے سسرال پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ میں چلا گیا۔ وہاں اپنے برادر نسبتی حکیم محمد حیات صاحب مرحوم کے زیر علاج عرصہ تک رہا لیکن اچھا نہ ہو سکا۔

اس دوران جب ایک دفعہ میری حالت شدید مرض کی وجہ سے نازک ہو گئی اور جملہ متعلقین نے مایوسی کے آثار دیکھے تو میری اہلیہ نے جو اس وقت صرف ایک لڑکے اور لڑکی کی والدہ اور بالکل جوان تھیں، پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں رقت قلب سے میری صحت یابی کے لئے دعا کی۔ ان میں یہ خوبی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور کثرت سے دعا کرنے والی ہیں اور خدا تعالیٰ سے رؤیائے صادقہ اور الہامی بشارات سے بھی بعض خاص مواقع پر نوازی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس موقع پر بھی جب انہوں نے تضرع اور خشوع سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو بشارت دی گئی کہ ”مولوی صاحب ایک چراغ (دیا) ہیں۔ اگر یہ چراغ بجھ جائیں تو خدا تعالیٰ تمہیں کافی ہوگا“۔ اس پر میری اہلیہ نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ حضور! ہمارے حال پر رحم فرمائیں اور اس چراغ کو بھی جلتا رہنے دیں اور آپ خود بھی ہمارے لئے کافی ہوں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے جواب میں ان کو بشارت دی گئی کہ مولوی صاحب نہیں مریں گے جب تک کہ ان کے ہاں دس بچے پیدا نہ جائیں۔ اس الٰہی بشارت کے مطابق ہمارے ہاں دس بچے ہی پیدا ہوئے اور اس کے بعد کوئی اولاد نہ ہوئی۔

(حیات قدسی)

خلافت رابعہ کے مبارک دور میں
جزائر پیسیفک میں تبلیغ اسلام واحمدیت

(افتخار احمد ایاز ۔لندن)

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ولولہ انگیز قیادت، عظیم راہنمائی اور شبانہ گریہ وزاری کے نتیجہ میں آج احمدیت کے حق میں ایک ایسا انقلاب رونما ہو چکا ہے۔ جس کی نظیر چشم فلک نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لوگوں کے افواج در افواج قبول حق کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ آج ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ گزشتہ دس سال سے جلسہ سالانہ کے موقع پر لاکھوں متلاشیان حق ہمارے پیارے امام رحمہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوتے رہے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ چند سالوں میں دنیا کی کایا پلٹ جائے گی اور احمدیت کے غلبہ کے آثار جو ہم دور افق پر دیکھ رہے ہیں ہماری آنکھوں کے سامنے جلوہ فگن ہو جائیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق ہمارے لئے ایک نئی زمین اور نیا آسمان تیار ہو جائے گا جس میں امن اور عافیت ہوگا، اخوت اور محبت کی حکمرانی ہوگی۔ اللہ کی وحدانیت اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کے ترانے ہوں گے اور دنیا ایک ایسی امن وچین کی زندگی میں داخل ہوگی جس کی نظیر آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کرامؓ کے دور میں ہمیں ملتی ہے۔

اللہ کی وحدانیت اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت دنیا کے کناروں تک قائم کرنے کے لئے حضورؒ نے خلافت رابعہ کے آغاز سے ہی دعوت الی اللہ کی بناء ڈال دی اور فرمایا کہ ہر شخص کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا۔ اور ہر داعی الی اللہ کے لئے ربّ کو پانا ضروری ہے۔ خدا کو پانے کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔ اس سے آواز میں ایک اور ہی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ اِس ولولہ انگیز پیغام کے ساتھ جب آپ ۱۹۸۳ء میں مسجد کے افتتاح کے لئے آسٹریلیا تشریف لے گئے تو آپ نے زمین کے کناروں تک جزائر فجی کا سفر بھی اختیار کیا تا کہ وہاں کے اور اردگرد کے جزائر ممالک کے حالات کا جائزہ لے کر جماعت کی راہنمائی کریں۔ فجی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر فیجئن کو جیتنا ہے تو فجی لوگوں کو اپنے اندر شامل کریں۔ نیز فرمایا کہ اگر اہل فجی چاہتے تو فجی کے اردگرد سب جزیروں کو احمدی بنا سکتے تھے۔ اب بھی اگر ہمت اور دعا سے کام لیں تو تلافیٔ مافات ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو بلند کرنے کی توفیق دے۔

یہ آپ کی دعائیں اور توجہ تھی کہ اسی تصرف کے تحت ۱۹۸۴ء کے آخر میں اِس عاجز کا بسلسلہ ملازمت طوالو جانے کا پروگرام بن گیا۔ اِس واقعہ کا حضورؒ نے جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۸۶ء کے دوسرے دن کے خطاب میں یوں فرمایا:

”طوالو ایک جزیرہ ہے جو ہمارے نقطہ نگاہ سے بعید ترین جزائر میں سے ہے یعنی جہاں ہم اس وقت کھڑے ہیں یا بیٹھے ہوئے ہیں وہاں سے اس جزیرے کا فاصلہ اتنی دور ہے کہ وہ گویا عملاً زمین کا کنارہ ہے۔ ساؤتھ ایسٹ پیسیفک کے جزائر میں سے یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ عملاً زمین کے کنارے پر ڈیٹ لائن کے پرلی طرف واقع ہے۔ اس جزیرے کے متعلق ایک بہت ہی دلچسپ بات یہ بتانے کے قابل ہے کہ ایک دن مجھے ایک ایسا خط فجی سے موصول ہوا جس میں یہ بتایا گیا کہ فلاں فلاں جزیرے ایسے ہیں جن میں کوئی بھی مسلمان نہیں ہے اور ان میں ہمیں ضرور اسلام کو پھیلانے کا منصوبہ بنانا چاہئے۔ اور اس میں خصوصیت سے طوالو کا ذکر تھا۔ چنانچہ میری نظر طوالو پر پڑی اور مَیں نے سوچا کہ اس جزیرے میں لازماً اس سال انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے۔ افتخار احمد صاحب ایاز ایک ہمارے دوست ہیں جو یونائیٹڈ نیشنز میں کام کرتے ہیں وہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے کہا کہ ایک ضروری مشورہ کرنا ہے۔ وہ مشورہ یہ ہے کہ مجھے پہلی نوکری سے جواب مل چکا ہے اور ایک دور دراز ملک میں پیشکش ہوئی ہے اس کا نام طوالو (Tuwalu) ہے۔ آپ بتائیں کہ مَیں نوکری کو قبول کروں یا نہ کروں۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اس وقت میرے دل کی حالت کیا تھی۔ یوں لگتا تھا کہ آسمان سے خدا تعالیٰ نے اس تمنا کا جواب دیا ہے۔ مَیں اُٹھ کر ان کے گلے لگ گیا اور مَیں نے کہا نیکی اور پوچھ پوچھ۔ مَیں تو انتظار کر رہا تھا کہ کب خدا تعالیٰ راستہ پیدا کرے۔ آپ جائیں اور آپ خدا کے فضل سے پہلے مبلغ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ان کے کام میں اتنی برکت دی کہ وہاں بڑی تیزی کے ساتھ جماعت قائم ہوئی۔

مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے معانقہ کی سعادت حاصل کرتے ہوئے

میرے طوالو میں قیام کے دوران حضورؒ کی طرف سے دعاؤں اور حوصلہ افزائی کے خطوط کے ساتھ قیمتی ہدایات اور ارشادات موصول ہوتے رہے جو ہر داعی الی اللہ کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

داعیان الی اللہ کے لئے رہنما ارشادات

۞......آپ کی طرف سے جو ہدایت اور نصیحت بار بار موصول ہوتی رہی وہ یہ تھی کہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ ”نفل اور دعا کا اہتمام بہت بابرکت ہے“۔ (خط 20-5-1985)

ہر ایک داعی الی اللہ بخوبی جانتا ہے کہ دعا کے بغیر حصول مقصد میں کامیابی کا تصّور ایک سراب ہے۔ دعا ہی ہے جو دلوں کو حق کی طرف پھیرتی ہے اور آسمانی روحانی بارش برساتی ہے۔ یہ دعا ہی تو تھی جس نے بدر کے دن مُٹھی بھر بیکس، بے بس اور مسکین صحابہ کو سینکڑوں کے لشکر جرار پر فتح بخشی۔ یہ دعا ہی تو تھی جو حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے قلب صافی سے نور کی شعاؤں کی طرح نکل نکل کر عرب کے روحانی طُور پر تاریک وتار ماحول کو بُقعہٗ نور بنانے کا موجب ہوئی۔ یہ دعا ہی تو تھی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے دلوں سے نکل کر دنیا میں آج ایک روحانی انقلاب برپا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بھی سب سے پہلا پیغام جماعت کے نام یہی تھا کہ دعا کرو، دعا کرو۔ پس اسلام اور احمدیت کے غلبہ کو جلد سے جلد تر لانے کے لئے سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے۔ دعا کے ساتھ حضورؒ نے نوافل کی بھی نصیحت کی۔ دراصل قبولیت دعا کا عبادات کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہماری تبلیغ میں تب ہی سرسبزی پیدا ہو سکتی ہے جب ہماری عبادات میں جذب اور شغف اس حد تک پیدا ہو جائے کہ وہ عرش الٰہی تک پہنچنے لگیں۔ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کا ذاتی نمونہ اس لحاظ سے ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور بے نظیر ہے کہ عین میدان جنگ میں بھی آپ عبادات میں ہی مشغول ومگن رہتے تھے۔ آپ کے صحابہ کرام جنگ لڑ رہے تھے تو حضرت محمد مصطفٰے ﷺ خیمہ میں عبادت میں محو تھے اور دعائیں کر رہے تھے۔ آپ کے صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین نے اپنے آقا ومولیٰ کے اس نمونہ پر فدائیانہ شان کے ساتھ عمل کیا۔ اور اکثر اوقات وہ شہادت سے قبل دو رکعت نفل کی اجازت چاہتے اور موت سے ہم آغوش ہونے سے چند منٹ قبل بھی یہ چاہتے کہ اللہ کے حضور پیش ہوتے وقت ان کا آخری عمل عبادت ہو۔ حضرت شہید عبد اللطیفؓ نے بھی شہادت سے بغلگیر ہونے سے قبل یہی استدعا کی تھی کہ دو رکعت نفل کی اجازت دی جائے۔ تبلیغ میں کامیابی کا راز اور بنیادی ستون دعا اور عبادت ہے۔ جتنا جتنا ہمارا شغف عبادات میں بڑھتا جائے گا اتنا اتنا ہم اپنے مقصد یعنی لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنے میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں گے۔ بفضلہٖ تعالیٰ۔ حضورؒ کی ہدایت تھی کہ جب بھی کسی نئے علاقہ میں جائیں تو سب سے پہلے علاقہ کا جائزہ لیں اور ساتھ ہی دعا اور نوافل شروع کر دیں۔ اور پھر با قاعدہ تبلیغی اور تربیتی منصوبے بنائیں۔

۞......آپ نے فرمایا: ”عام جائزہ کے ساتھ ساتھ تبلیغی پلاننگ کریں اور مکمل منصوبہ بنائیں۔ مبلغین کی راہنمائی کریں اور پرانے احمدیوں کو بھی تبلیغ کرنے کا سلیقہ سکھائیں۔ جتنی قوت بڑھے گی اتنا کام زیادہ ہوگا“۔ (خط 20-7-1985)

حضورؒ کی اس ہدایت پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا کی اور جب طوالو کے اردگرد کے جزائر ممالک میں تبلیغ کا کام شروع ہوا تو بہت جلد کامیابی عطا ہوئی۔ اس کا ذکر ۱۹۸۶ء کے جلسہ سالانہ یوکے، کے دوسرے دن کے خطاب میں حضورؒ نے یوں فرمایا:

”اسی (یعنی طوالو) جزیرے کی تبلیغ سے ایک نیا ملک جو چھوٹا سا الگ ہے کیری باس اس کا نام ہے۔ وہاں بھی اللہ کے فضل سے ایک خاندان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکا ہے۔ اور ایک خاتون ہیں جنہوں نے سب سے پہلے بیعت کی۔ اُن کے ذریعہ سے اُن کا سارا خاندان احمدی ہوا اور اب وہاں سے جو اطلاعات مل رہی ہیں کہ اس خاندان میں تبلیغ کا اب بڑا ولولہ پیدا ہوا ہے اور وہ تیزی کے ساتھ اردگرد تبلیغ شروع کر چکے ہیں۔ اور وہ ملک کی ٹاؤن کونسل کی ایگزیکٹو سیکرٹری ہیں“۔

اِسی خطاب میں حضور نے مزید فرمایا:

”ویسٹرن سامواؔ (Western Samoa) ایک اور ملک ہے جہاں مَیں جب فجی گیا تھا تو مَیں نے جماعت فجی کے سپرد یہ کام کیا تھا کہ وہ ویسٹرن سامواؔ میں ضرور تبلیغ کا کام کریں۔ اس وقت سے لیکر اب تک وہاں کوئی مؤثر کام نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ مَیں نے ایک استاد کو جو فجی میں ملازم تھے اُن کو تیار کیا کہ وہ سموآ جا کر وہاں تعلیمی ادارہ میں نوکری کر لیں اور تبلیغ کا کام شروع کریں۔ چنانچہ انہوں نے کیا تو سہی لیکن کوئی نتیجہ خیز نہیں تھا۔ اور یہ بھی مَیں سمجھتا ہوں کہ طوالو کی برکت ہے کہ طوالو کی خوشکن رپورٹیں آئیں تو مَیں نے ان کو انگیخت کرنے والا اور شرمندہ کرنے والا خط لکھا۔ مَیں نے کہا کہ آپ اتنی مدت سے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ مَیں نے خود آپ کو مقرر کیا اور وہاں جا کر وعدہ کیا کہ مَیں کام کروں گا۔ کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور ابھی کل کی بات ہے کہ افتخار صاحب گئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی شاندار جماعت قائم ہوگئی ہے۔ اس کچو کے نے ایسا اچھا کام دیا کہ وہاں اللہ کے فضل سے چند دن کے بعد

ایک نوجوان کی بیعت کی اطلاع ملی۔ وہ بھی چونکہ کٹر عیسائی علاقہ ہے۔ یہ بھی ایک عیسائی تھے۔ چنانچہ مَیں نے ان کا نام مبشر احمد رکھا ہے۔ اور خدا نے ان کے ذریعہ تبشیر کے اور سامان پیدا فرما دیئے۔ اور جو بھی اسلام قبول کرتے ہیں وہ ساری سابقہ بدعات کو ترک کردیتے ہیں۔ شراب نوشی عام ہے۔ سؤر کھانا عام ہے بلکہ ان جزائر میں زیادہ تر گوشت سؤر کا ہی ملتا ہے اور وہی ان کی بڑی تجارت ہے۔ اس لئے مسلمان ہوتے ہی وہ لوگ سؤر بھی چھوڑ رہے ہیں۔ شراب نوشی بھی ترک کر رہے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں کا، ہماری بیویوں کا اسلامی نام رکھ کر بھیجیں"۔

۞......حضورؒ ہمیشہ تاکید فرماتے تھے کہ جو بھی کام کیا جائے سلیقہ سے کیا جائے اور انہماک سے کیا جائے۔ جب ۱۹۸۳ء میں عالمی بیعت کا سلسلہ جاری ہوا تو حضورؒ کی طرف سے نہایت قیمتی ہدایات موصول ہوئیں جن میں سے چند پیش خدمت ہیں۔

فرمایا: "نو بیعت کنندگان کو ہر لحاظ سے مکمل کریں اور جو خامیاں رہ گئی ہیں اُنہیں دور کریں۔ ایسی پُرحکمت پلاننگ کریں کہ وقت سے بہت پہلے ٹارگٹ پورا کرلیں اور پھر بقیہ عرصہ میں اُس پر اضافہ ہو۔ اللہ تعالیٰ روح القدس سے آپکی تائید فرمائے۔ تعلیم و تربیت کے لئے ایک ایسا سیل قائم کریں جو سارا سال موجودہ نو مبائعین اور اب نئے آنے والوں کی تربیت میں مصروف رہے۔ یہ بے حد ضروری ہے۔ تمام جماعتوں میں تربیت کا پختہ نظام جاری ہو جانا چاہئے۔ یہ کوشش بھی ہو کہ یہ لوگ داعیین الی اللہ بن جائیں اور پھر آگے ثمر آور ہوں" (خط 1993-10-2)

۞......پھر فرمایا: مبلغین کو ساتھ لے کر پُرحکمت اور بھرپور تبلیغی پروگرام بنائیں۔ کوئی دن ضائع نہیں جانا چاہیے۔ دن رات ایک کرنے والی بات ہے۔ اللہ پر توکل کر کے اور اسی سے نصرت طلب کرتے ہوئے کام شروع کردیں اور باقاعدہ ساتھ کے ساتھ رپورٹ بھجواتے رہیں۔ جس طرح پہلے اللہ تعالیٰ نے کامیابیوں سے نوازا ہے اب بھی وہ انشاء اللہ العزیز آپکی امیدوں اور توقعات سے بہت بڑھ کر عطا فرمائے گا۔ آپکی طرف سے کوئی کمی نہ ہو۔"

(خط 1994-5-10)

۞......طوالو قیام کے دوران مجھے ریجنل اور عالمی کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملتا رہتا تھا۔ وہاں مختلف ممالک سے جو نمائندے آتے تھے ان سے بھی تبلیغی رابطے بن جاتے تھے۔ اور اس کی اطلاع مَیں حضورؒ کو بھجوا دیا کرتا تھا۔ اس پر حضورؒ نے ارشاد فرمایا:

" مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد سے رابطوں سے ان ممالک سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور کام کے لئے راہیں ہموار ہوسکتی ہیں۔ مثلاً ساؤتھ امریکہ کے باشندوں سے جو رابطہ ہوا ہے اس سے ان ممالک میں ہمارے مشن قائم ہوجائیں تو بہت خوشکن کاروائی ہوگی۔ آپ کوئی ایسا پروگرام بنائیں یہ سب جزائر اِس مبارک موقع عالمی بیعت پر میں شامل ہونے کی سعادت پائیں اور ان میں سے ایک بھی محروم نہ رہے"۔ (خط 1993-4-21)

نیز فرمایا: " آپ نے اب نئے پودے لگانے ہیں۔ اللہ آپ کو اسکی ہمت دے اور توفیق دے"۔

(خط21-41993)

طوالو میں جماعت قائم ہوجانے کے بعد حضورؒ کی یہ خواہش تھی کہ وہاں جماعت جلد باقاعدہ رجسٹرڈ بھی ہوجائے۔ اس کے لئے وہاں کافی مشکلات تھیں لیکن حضورؒ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے یہ کام کردیا۔ اپنے 1985-7-31 کے خط میں حضورؒ نے فرمایا " اللہ آپ کے حق میں اور آپکی روحانی، جسمانی اولاد کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائے:

اِک سے ہزار ہوویں بابرگ وبار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولا کے یار ہوویں

طوالو جماعت کی رجسٹریشن

طوالو جماعت کی رجسٹریشن کا واقعہ حضورؒ نے یکم اگست ۱۹۸۷ء کو جلسہ سالانہ یوکے کے خطاب میں بیان فرمایا۔ فرمایا:

" اب طوالو کا ذکر کرتا ہوں۔ طوالو میں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ جون ۱۹۸۵ء کے مہینہ میں پہلی بیعت ہوئی ہے۔ ۱۹۸۶ء میں ہمارے رضا کار مبلغ افتخار ایاز صاحب رخصت پر تشریف لائے۔ مَیں نے کہا کہ باقاعدہ جماعت رجسٹر کرائیں تاکہ ہم تیزی کے ساتھ کام شروع کریں۔ مشن ہاؤس تعمیر کریں، مسجد بنائیں۔ تو اُنہوں نے کہا کہ قانون ہے کہ جب تک پچاس بالغ ممبر نہ ہوں تو اس وقت تک گورنمنٹ رجسٹر نہیں کرتی۔ چنانچہ یہاں سے جب وہ گئے تو ان کی وہاں سے اطلاع آئی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آتے ہی نئی بیعتیں ہوئی ہیں اور باون افراد جماعت میں داخل ہوگئے ہیں اور ہم نے رجسٹری کی درخواست دے دی ہے۔ چونکہ وہاں جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے تیزی سے کامیابی حاصل ہو رہی تھی اس لئے چرچ نے مخالفت شروع کردی اور جو محکمہ رجسٹری کروانے کے لئے مقرر ہے اسکے کلرک پر بھی اس مخالفت کا اثر تھا۔ قانون یہ تھا کہ پچاس افراد کی ہی درخواست دی جائے۔ افتخار ایاز صاحب نے غلطی سے باون آدمیوں کے نام لکھ دیئے۔ اس کلرک کو چونکہ قانون کا پتہ تھا اس لئے جب منسٹر کے سامنے یہ درخواست پیش کی گئی تو اُن میں سے دو پر اعتراض لگایا گیا اور منسٹر کو یہ کہا کہ پورے پچاس نہیں ہو رہے اڑتالیس رہ گئے ہیں۔ اس لئے یہ رجسٹریشن نہیں ہوسکتی۔ اس پر منسٹر نے افتخار صاحب کو فون کیا اور ان کو بلایا اور کہا کہ دیکھو مَیں مجبور ہوں۔ کوئی مخالفت کی بات نہیں۔ یہ قانونی دِقّت ہیں۔ اُنہوں نے کہا فہرست گنیں تو سہی۔ وہ باون تھے جو مَیں نے لکھے تھے۔ دو نکل گئے تو پچاس باقی رہ گئے ہیں۔ چنانچہ اُسی وقت منسٹر نے اس کی منظوری دیدی۔ اور اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے اور بھی بیعتیں ہوئیں اور اب جو طوالو سے دو نمائندے تشریف لائے ہوئے ہیں جلسہ کے لئے انہوں نے بتایا کہ اب دوسو کی جماعت وہاں قائم ہوچکی ہے"۔

۞......طوالو میں جلد جلد جو بیعتیں ہوئیں وہ تمام تر حضورؒ کی دعاؤں، توجہ اور رہنمائی کا نتیجہ تھا۔

حضور نے اپنے 1985-12-16 کے خط میں فرمایا:

" خدا کرے کہ جلد بکثرت لوگ احمدیت میں فوج در فوج شامل ہوں۔ دراصل ابتداء میں پورا زور لگانا چاہئے ورنہ بعد میں آہستہ آہستہ دیگر تحریکات بھی حرکت میں آجاتی ہیں اور مخالفت بھی شروع ہوسکتی ہے۔ قبل اس کے کہ ایسا ہو آپ پوری کوشش اور دعا کے ذریعہ ہزاروں کو احمدی مسلمان بنالیں۔ اللہ تعالیٰ آپکی مدد فرمائے "۔

پھر فرمایا: " آپ اپنی رفتار کو کمزور نہ ہونے دیں۔ ابھی تو آپ نے بلند چوٹیوں کو سر کرنا ہے۔ ہمت اور لگن کے ساتھ مسلسل آگے بڑھتے رہیں۔ لوگوں میں جذبہ تبلیغ کو اُبھاریں اور سبھی احمدیوں کو پُرجوش داعی الی اللہ بنادیں۔ اُن میں غلبہ اسلام کے لئے تڑپ پیدا کردیں اور انہیں بتائیں کہ آپ نے اپنا کام خود کرنا ہے۔ اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہونا ہے۔ وہ ہمت کریں۔ کثرت سے دعائیں کریں اور تبلیغی جہاد میں مشغول ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ سبھی کو توفیق عطا فرمائے اور ہر ایک کو کامیاب داعی الی اللہ بنادے"۔

(خط3/10/1986)

۞......آہ! وہ کیا ہی پیارا آقا اور رہنما تھا۔ ایک ایک لفظ دل میں اُترتا اور جذبہ کو انگیخت کرتا چلا جاتا ہے اور ایک ہی تمنا رہ جاتی ہے کہ اس راہ میں جان بھی جاتی ہے تو جانے دو۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک داعی الی اللہ کو اس جذبہ سے ہمکنار کرے اور تبلیغی جہاد میں ہمت اور لگن کے ساتھ بڑھتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۞......جب ۱۹۸۶ء کا رمضان آیا تو حضورؒ نے خاص طور پر اپنی زرّیں نصائح سے نوازا۔ فرمایا:

" رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہوچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس مہینہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ یہ تزکیہ نفس اور تنویرِ قلب کا بہترین وقت ہے اور دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے عبادت اور دعاؤں کی طرف نومبایعین کی توجہ منعطف کرائیں اور ہر احمدی کو تلقین کریں کہ وہ احمدیت کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائے اور اپنی تعداد کو تیزی سے ملٹی پلائی کرنے کی کوشش کریں۔ اشاعت کا کام جاری رہے لیکن اس کو ایسی شہرت نہ دیں کہ بے وجہ حسد کے جذبات بھڑک اُٹھیں۔ حکمت عملی اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے تبلیغ کریں۔ مقصد یہ ہے کہ کم از کم مزاحمت کے ساتھ جلد از جلد اسلام اِن جزائر میں پھیل جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے"۔

(خط22/5/1986)

۞......تبلیغ کے میدان میں حضورؒ چاہتے تھے کہ جلد از جلد آگے بڑھا جائے اور جو میدان فتح ہوں وہاں جماعتوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جائے۔ اس کے لئے تبلیغ کے کام میں طلباء اساتذہ اور نوجوانوں کی طرف خصوصی توجہ دی جائے کہ وہ تربیت کے کاموں اور جماعتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے کاموں میں مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ اس طرف حضورؒ نے اپنے 23/10/86 خط میں توجہ دلائی۔ فرمایا:

" طوالو کے نوجوانوں، طلباء اور اساتذہ کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں اور نوجوانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کریں۔ اُنہیں بنیادی تعلیم و تربیت دے کر داعی الی اللہ بنا دیں تیزی سے آگے بڑھیں۔ کسی قسم کے ردّعمل سے پہلے پوزیشن مضبوط ہوچکی ہو۔ میری دعا ہے کہ یہ سب بابرگ و بار ہوں اور خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لئے اُس کی رضا کی راہوں پر چلتے ہوئے عظیم الشان قربانیاں کرنے والے ہوں"۔

(خط 23/ 10/ 86)

۞......حضور رحمہ اللہ پسند فرماتے تھے کہ احمدیت کا پیغام مثبت طریق پر پہنچایا جائے اور دوسرے کے احساسات اور جذبات کا خیال رکھا جائے۔ 1997ء میں طوالو کے وزیر اعظم بیکے نی پائے نیو دفتری دورے پر انگلستان آئے تو حضورؒ کی خدمت میں بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور واپس طوالو جا کر شکریہ اور خوشنودی کا خط لکھا۔ اس کے جواب میں حضورؒ نے تحریر فرمایا:

" مجھے بھی بڑی خوشی ہوئی۔ باوجود اس کے کہ کٹّر عیسائی معلوم ہوتے تھے پھر بھی انہوں نے میری بات کو بڑے حوصلے سے سنا۔ اس لئے مَیں نے اُسی وقت فوری یہ فیصلہ کیا کہ تثلیث کے خلاف بحث کی بجائے واحدانیت اور یونٹی (Unity) کو زیر بحث لایا

جزیرہ Vanuatu کی جماعت احمدیہ کے صدر اور جنرل سیکرٹری، مکرم افتخار احمد ایاز صاحب اور مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب (امیر و مشنری انچارج فجی) کے ساتھ

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ کی رسی کو پکڑنے اور نظام سے وابستہ رہنے میں ہی آپ کی بقا ہے

شرکاء جلسہ سالانہ جرمنی ثابت کریں کہ محض للہ یہ تین دن گزارنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں

(اطاعت نظام اور اطاعت امیر کے موضوع پر لطیف اور پر معارف خطبہ جمعہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۲۲/اگست ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۲/ظہور ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

نظام کی کامیابی کا اور ترقی کا انحصار اس نظام سے منسلک لوگوں اور اس نظام کے قواعد وضوابط کی مکمل پابندی کرنے پر ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں قانون کی پابندی کی شرح تیسری دنیا یا ترقی پذیر ممالک سے بہت زیادہ ہے اور ان ممالک کی ترقی کی ایک بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ عموماً چاہے بڑا آدمی ہو یا افسر ہو اگر ایک دفعہ اس کی غلطی باہر نکل گئی تو پھر اتنا شور پڑتا ہے کہ اس کو اس غلطی کے نتائج بہرحال بھگتنے پڑتے ہیں اور اپنی اس غلطی کی جو بھی سزا ہے اس کو برداشت کرنی پڑتی ہے۔ جبکہ غریب ممالک میں یا آج کل جو ٹرم (Term) ہے تیسری دنیا کے ممالک میں آپ دیکھیں گے کہ اگر کوئی غلط بات ہے تو اس پر اس حد تک پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ احساس ندامت اور شرمندگی بھی ختم ہو جاتا ہے اور نتیجۃً ایسی باتیں ہی پھر ملکی ترقی میں روک بنتی ہیں۔ تو اگر دنیاوی نظام میں قانون کی پابندی کی اس حد تک، اس شدت سے ضرورت ہے تو روحانی نظام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اترا ہوا نظام ہے اس میں کس حد تک اس پابندی کی ضرورت ہوگی اور کس حد تک اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یاد رکھیں کہ دینی اور روحانی نظام چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں کے ذریعہ اس دنیا میں قائم ہوتے ہیں اس لئے بہرحال انہی اصولوں کے مطابق چلنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں اور نبی کے ذریعہ، انبیاء کے ذریعہ پہنچے اور اسلام میں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ یہ نظام ہم تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔ کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔ یاد رکھیں شیطان راستہ میں بیٹھا ہے۔ ہمیشہ آپ کو ورغلاتا رہے گا لیکن اس آیت کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ ۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾ (سورۃ البقرہ: ۲۰۹)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: "اے مومنو! تم سارے کے سارے پورے طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ اور اس کی اطاعت کا جوآ اپنی گردنوں پر کامل طور پر رکھ لو۔ یا اے مسلمانو! تم اطاعت اور فرمانبرداری کی ساری راہیں اختیار کرو اور کوئی بھی حکم ترک نہ کرو۔ اس آیت میں کَآفَّةً، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کا بھی حال ہو سکتا ہے اور اَلسِّلْم کا بھی۔ پہلی صورت میں اس کے یہ معنے ہیں کہ تم سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ یعنی تمہارا کوئی فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو اطاعت اور فرمانبرداری کے مقام پر کھڑا نہ ہو۔ یا جس میں بغاوت اور نشوز کے آثار پائے جاتے ہوں۔ دوسری صورت میں اس کے یہ معنے ہیں کہ تم پورے کا پورا اسلام قبول کرو۔ یعنی اس کا کوئی حکم ایسا نہ ہو جس پر تمہارا عمل نہ ہو۔ یہ قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ ہر مومن سے چاہتا ہے کہ انسان اپنی تمام آرزوؤں تمام خواہشوں اور تمام امنگوں کو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر دے اور ایسا نہ کرے کہ جو اپنی مرضی ہو وہ تو کرے اور جو نہ ہو وہ نہ کرے۔ یعنی اگر شریعت اس کو حق دلاتی ہو تو کہے میں شریعت پر چلتا ہوں اور اسی کے ماتحت فیصلہ ہونا چاہئے۔ لیکن اگر شریعت اس سے کچھ دلوائے اور ملکی قانون نہ دلوائے تو کہے کہ ملکی قانون کی رو سے فیصلہ ہونا چاہئے۔ یہ طریق حقیقی ایمان کے بالکل منافی ہے۔ چونکہ پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ مسلمانوں میں بعض ایسے کمزور لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو قومی ترقی اور رفاہیت کے دور میں فتنہ وفساد پر اتر آتے ہیں۔ اور وہ بھول جاتے ہیں کہ ہماری پہلی حالت کیا تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں کیا کچھ عطا کر دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت فرماتا ہے کہ بے شک تم مومن کہلاتے ہو مگر تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ صرف مونہہ سے اپنے آپ کو مومن کہنا تمہیں نجات کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ تم اگر نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ اول ہر قسم کی منافقت اور بے ایمانی کو اپنے اندر سے دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور قوم کے ہر فرد کو ایمان اور اطاعت کی مضبوط چٹان پر قائم کرو۔ دوم صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش نہ ہو جاؤ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل بجالاؤ۔ اور صفات الٰہیہ کا کامل مظہر بننے کی کوشش کرو۔"

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۵۶-۴۵۷)

یہاں ان ممالک میں جہاں اسلامی قوانین لاگو نہیں، یہ بات دیکھنے میں آتی ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ یہ نہ ہو کہ تمہارے مدنظر صرف اور صرف اپنا ذاتی مفاد ہو۔ لڑائی جھگڑے کی صورت میں جہاں دیکھتے ہیں کہ شریعت بہتر حق دلا سکتی ہے تو فوراً جماعت میں درخواست دیتے ہیں کہ ہمارا فیصلہ جماعت کرے۔ اور جہاں ملکی قانون کے تحت فائدہ نظر آتا ہو تو بغیر جماعت سے پوچھے ملکی عدالتوں میں چلے جاتے ہیں اور جماعت کی بات کسی طرح ماننے پر راضی نہیں ہوتے کیونکہ اس وقت ان کے سر پر شیطان سوار ہوتا ہے اور اگر ملکی قانون ان کے خلاف فیصلہ دے دے تو پھر واپس نظام جماعت کے پاس دوڑے آتے ہیں کہ ہم غلط فہمی کی وجہ سے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لئے ملکی عدالت میں چلے گئے تھے، ہمیں معاف کر دیا جائے۔ اب جو نظام کہے گا ہمیں قابل قبول ہوگا۔ تو یاد رکھیں اب واپس آنے کا مقصد نظام جماعت کی اطاعت اور محبت نہیں ہے بلکہ یہ کوشش ہے کہ شاید ہمارا داؤ چل جائے اور صدر یا امیر یا قاضی کو کسی طرح ہم قائل کر لیں اور اپنے حق میں فیصلہ کروالیں۔ تو اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب ایک دفعہ نظام جماعت چھوڑ کر آپ اپنے فیصلوں کے لئے ملکی عدالتوں میں چلے گئے اور بغیر اجازت نظام جماعت کے چلے گئے یا نظام پر دباؤ ڈالا کہ ہم نے جماعت کے اندر فیصلہ نہیں کروانا ہمیں بہرحال اجازت دی جائے کہ ہم ملکی قانون کے مطابق فیصلہ کروائیں۔ پھر ایسے لوگوں کا کبھی بھی جب کوئی معاملہ ہو تو نظام جماعت نہیں سنے گا۔ پھر وہ کبھی اپنے معاملے جماعت کے پاس نہ لائیں۔ اور جب ایسے لوگوں کے معاملے نظام جماعت لینے سے انکار کرتا ہے تو پھر ایسے لوگ سیکرٹری امور عامہ، صدر یا امیر کے خلاف شکایات کرنا شروع کر دیتے ہیں، اعتراض شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو یہ لوگ ہمارے جھگڑوں کو نمٹانے میں تعاون نہیں کرتے۔ خلیفۂ وقت کو بھی لمبے لمبے خط لکھے جاتے ہیں اور وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ تو یہ سب شیطانی خیال ہیں۔ وہ تمہارے دل میں پہلے وسوسہ ڈالتا ہے، کہ دیکھو اپنا معاملہ جماعت میں نہ لے کے جانا۔ دوسرے فریق کے تعلقات عہدیداران سے زیادہ ہیں وہ تمہارے خلاف فیصلہ کروالے گا اور اپنے حق میں فیصلہ کروا

لے گا۔تو پھر ایک دفعہ شیطان کی گرفت میں آ گئے تو پھر باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے اور ایک چکّر شروع ہو جاتا ہے جو آہستہ آہستہ دلوں میں داغ پیدا کرتا رہتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اے ایمان والو! خدا کی راہ میں گردن ڈال دو اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔اس جگہ شیطان سے مراد وہی لوگ ہیں جو بدی کی تعلیم دیتے ہیں''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلداول صفحہ ۶۹۸ ۔سورۃ البقرہ آیت ۲۰۹)

تو ایک تو یہ وجہ ہے کہ ذاتی جھگڑوں کی وجہ سے چاہے نظام جماعت سے فیصلہ کروایا جارہا ہے یا نہیں کروایا جارہا جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ لوگ ہیں جو تمہیں بدی کی تعلیم دیتے ہیں، بدخیالات دل میں پیدا کرتے ہیں، نظام کے خلاف ابھارتے ہیں ان کی وجہ سے تم شیطان کے چکر میں آجاتے ہو۔تو وہ چکر یہی ہے کہ چاہے ملکی عدالت میں جھگڑوں کی صورت میں جائیں یا نظام جماعت سے اپنے معاملات کا فیصلہ کروانے کی کوشش کریں ۔کوئی نہ کوئی فریق جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے جماعتی عہدیداران کو ملوث کر کے اس کے خلاف ہو جاتا ہے اور پھر نظام پر بدظنی شروع ہو جاتی ہے اور اس کے خلاف اظہار شروع ہو جاتا ہے۔تو عملاً ایسے لوگ اپنے آپ کو نظام جماعت سے علیحدہ کر لیتے ہیں۔اور پھر وہ نہ اِدھر کے رہتے ہیں نہ اُدھر کے رہتے ہیں۔اس سلسلہ میں اس حدیث کو ہم سب کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے اور وہ صبر کرے۔ کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔(صحیح مسلم کتاب الامارہ۔ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظہور الفتن وتحذیر الدعاۃ الی الکفر)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔

(ترمذی کتاب الفتن باب فی لزوم الجماعۃ)

تو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ جو بھی صورت حال ہو ہمیشہ صبر کرنا ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ صبر ہمیشہ حق تلفی کے احساس پر ہی انسان کو ہوتا ہے۔اب یہاں احساس کا لفظ مَیں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ اکثر جس کے خلاف فیصلہ ہو اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ غلط ہوا ہے اور میرا حق بنتا تھا۔تو یہ خیال دل سے نکال دیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نیچے سے لے کر اوپر تک سارا نظام جو ہے غلط فیصلے کرتا چلا جائے اور یہ بدظنی پھر خلیفۂ وقت تک پہنچ جاتی ہے۔اگر ہر احمدی کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان رہے کہ ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۔فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا﴾ (سورۃ النساء آیت ۶۰)۔اس کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولو الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

تو سوائے اس کے کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جہاں واضح شرعی احکامات کی خلاف ورزی کے لئے تمہیں کہا جائے، اللہ اور رسول کی اطاعت اسی میں ہے کہ نظام جماعت کی، عہدیداران کی اطاعت کرو، ان کے حکموں کو، ان کے فیصلوں کو مانو۔ اگر یہ فیصلے غلط ہیں تو اللہ تمہیں صبر کا اجر دے گا۔ کیونکہ تم یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ پر معاملہ چھوڑو۔ تمہیں اختیار نہیں ہے کہ اپنے اختلاف پر ضد کرو۔تمہارا کام صرف اطاعت ہے، اطاعت ہے، اطاعت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آجاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے ۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی ۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوف واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اُس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔ میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر مَیں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں ۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ آپؐ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اس میں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور حوادث کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔

SOUTHFIELDS SOLICITORS

FOR ALL YOUR LEGAL NEEDS

Telephone : Mr Hamid Iqbal on 020 8871 5007
Mobiles: 07 802 161 256 OR 077 0930 2077
3-9 Broomhill Road 202 Down House Wandsworth SW 18 4 JQ

FOR : CRIMINAL MATTERS : Mr Iqbal who is a Duty Solicitor and has over 34 years experience in Criminal Litigation.

FOR: Buying and selling houses, shops and businesses : Joseph or Rachel

FOR: Personal Injury; Family matters; Rachel/Salima

FOR: Will and Probate : Hamid Iqbal

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact: ***Muhammad Sajid Qamar***

Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

اطاعت ہوتو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہوتو ویسی ہو۔غرض ہر رنگ میں ، ہرصورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جوصحابہ کی تھی۔(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۲۴۶ تا ۲۴۸۔ زیر سورۃ النساء آیت ۶۰)

اطاعت کے بارہ میں کچھ احادیث پیش کرتا ہوں۔

حذیفہؓ بن یمان سے روایت ہے کہ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی دی۔ اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ مَیں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ مَیں نے کہا پھر اس کے بعد برائی۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ مَیں نے کہا کیسے؟ آپؐ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے۔ میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہوں گے۔ مَیں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس وقت مَیں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تو ایسے زمانہ میں ہوتو حاکم کی بات کو سن اور مان خواہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے۔ پس تُو اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم مانتا رہ۔(صحیح مسلم کتاب الامارہ۔ باب الامر بلزوم الجماعة عند ظهور الفتن وتحذير الدعاة الى الكفر)

تو اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ظلم کی حد تک بھی تمہارے ساتھ تمہارے عہدیداران کی طرف سے سلوک ہو رہا ہے تب بھی تم ان کی اطاعت کئے جاؤ۔ آنحضرت ﷺ نے اطاعت کو اتنی اہمیت دی تھی کہ مختلف زاویوں سے امت کو اس بارہ میں سمجھاتے رہے۔

چند احادیث ہیں:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنا دیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔

(صحیح بخاری، کتاب الاحکام ، باب السمع والطاعة للامام مالم تكن معصية)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارة باب الامر بلزوم الجماعة عند ظهور الفتن)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔(صحیح مسلم کتاب الامارة)

پھر حضرت عبادہ بن ولید اپنے دادا کی روایت اپنے والد کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے سننے اور بات ماننے کی بنیاد پر بیعت کی تھی۔ سختی اور راحت اور خوشی اور ناخوشی میں خواہ ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس بنیاد پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے۔ اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔(صحیح مسلم کتاب الامارہ۔ باب وجوب طاعة الامراء فی غير معصية وتحريمها فی المعصية)

تو آنحضرت ﷺ سے زیادہ لوگوں کے حقوق کا خیال رکھنے والا کون تھا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حق کا نہ خیال رکھا جائے تب بھی ہم اطاعت کریں گے۔ لیکن یہاں کچھ اصول بدل رہے ہیں۔ حالانکہ تمام صحابہ اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ آپ ﷺ حق سے بڑھ کر حق ادا کرنے والے تھے اور آپؐ کے متعلق تو یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ آپؐ کسی کے حق کا خیال نہیں رکھیں گے۔ لیکن کیونکہ یہاں نظام جماعت کی بات ہو رہی ہے جس میں اس کے ماننے والوں کا اطاعت سے باہر رہنے کا ادنیٰ سا تصور بھی برداشت نہیں ہو سکتا اس لئے یہ عہد لیا جا رہا ہے کہ ہم ہر حالت میں چاہے ہمارے حقوق کا نہ بھی خیال رکھا جا رہا ہو ہم مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کے جذبہ سے اس عہد بیعت کو نبھائیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آنحضرت ﷺ کسی کا حق مار رہے ہیں بلکہ اب جب جماعتی زندگی کا معاملہ آئے گا تو حق کے معیار بدلنے چاہئیں۔ اب تم اپنی ذات کے بارہ میں نہ سوچو بلکہ جماعت کے بارہ میں سوچو۔ اور اپنے ذاتی حقوق خودخوشی سے چھوڑو۔ اور جماعتی حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرو۔ یہاں وہی مضمون ہے کہ اعلیٰ چیز کے لئے ادنیٰ چیز کو قربان کرو۔ پھر جو ہمارا عہدیدار یا امیر مقرر ہو گیا اب اس کی اطاعت تمہارا فرض ہے۔ اس کی اطاعت کریں اور یہ سوال نہ اٹھائیں کہ یہ کیوں بنایا گیا۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ برادریاں لعن طعن کرتی ہیں کہ ہمارے خاندان کے اس کے ساتھ یہ یہ مسئلے تھے اور تم اس کی اطاعت کر رہے ہو۔ تو اللہ کی خاطر اس لعنت ملامت سے بالکل نہیں ڈرنا۔ یہ ہے ایک اعلیٰ اور مضبوط نظام جو آنحضرت ﷺ قائم کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں: قرآن جس کو اطاعت کہتا ہے وہ نظام اور ضبط نفس کا نام ہے یعنی کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ انفرادی آزادی کو قومی مفاد کے مقابلہ میں پیش کر سکے۔ یہ ہے ضبط نفس اور یہ ہے نظام۔

(تفسیر کبیر ازحضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جلد ۱۰ صفحہ۱۵۶)

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ خواہ وہ امر اس کو پسند ہو یا ناپسند۔ یہاں تک کہ اسے معصیت کا حکم دیا جائے۔ اور اگر معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الأحکام)

تو جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ سوائے اس کے کہ شریعت کے واضح احکام کی خلاف ورزی ہو۔ ہر حال میں اطاعت ضروری ہے اور اس حدیث میں بھی یہی ہے۔ یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ تم گھر بیٹھے فیصلہ نہ کر لو کہ یہ حکم شریعت کے خلاف ہے اور یہ حکم نہیں۔ ہو سکتا ہے تم جس بات کو جس طرح سمجھ رہے ہو وہ اس طرح نہ ہو۔ کیونکہ الفاظ یہ ہیں کہ معصیت کا حکم دے، گناہ کا حکم دے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت اتنا پختہ ہو چکا ہے کہ کوئی ایسا شخص عہدیدار بن ہی نہیں سکتا جو اس حد تک گر جائے اور ایسے احکام دے۔ تو بات صرف اس حکم کو سمجھنے، اس کی تشریح کی رہ گئی۔ تو پہلے تو خود اس عہدیدار کو توجہ دلاؤ۔ اگر نہیں مانتا تو اس سے بالا جو عہدیدار ہے، افسر ہے، امیر ہے، اس تک پہنچاؤ۔ اور پھر خلیفۂ وقت کو پہنچاؤ۔ لیکن اگر یہ تمہارے نزدیک برائی ہے تو پھر تمہیں یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ باہر اس کا ذکر کرتے پھرو۔ کیونکہ برائی کو تو وہیں روک دینے کا حکم ہے۔ اب تمہارا یہ فرض ہے کہ نظام بالا تک پہنچاؤ اور اس کا فیصلے کا انتظار کرو۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''یہ جو امارت اور خلافت کی اطاعت کرنے پر اس قدر زور دیا گیا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ امیر یا خلیفہ کا ہر ایک معاملہ میں فیصلہ صحیح ہوتا ہے۔ کئی دفعہ کسی معاملہ میں وہ غلطی کر جاتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ اس کے بغیر انتظام قائم نہیں رہ سکتا۔ تو جب رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مَیں بھی غلطی کر سکتا ہوں تو پھر خلیفہ یا امیر کی کیا طاقت ہے کہ کہے مَیں کبھی کسی امر میں غلطی نہیں کر سکتا۔ خلیفہ بھی غلطی کر سکتا ہے لیکن باوجود اِس کے اُس کی اطاعت کرنی لازمی ہے ورنہ سخت فتنہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ وفد بھیجنا ہے۔ خلیفہ کہتا ہے کہ بھیجنا ضروری ہے لیکن ایک شخص کے نزدیک ضروری نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ فی الواقع ضروری نہ ہو لیکن اگر اس کو اجازت ہو کہ وہ خلیفہ کی رائے نہ مانے تو اس طرح انتظام ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ تو انتظام کے قیام اور درستی کے لئے بھی ضروری ہے کہ اپنی رائے پر زور نہ دیا جائے۔ جہاں کی جماعت کا کوئی امیر مقرر ہو وہ اگر دوسروں کی رائے کو مفید نہیں سمجھتا تو انہیں چاہئے کہ اپنی رائے کو چھوڑ دیں۔ اسی طرح جہاں انجمن ہو وہاں کے لوگوں کو سیکرٹری کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے پر ہی اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ جہاں تک ہو سکے سیکرٹری یا امیر کو

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسے سمجھانا چاہئے لیکن اگر وہ اپنی رائے پر قائم رہے تو دوسروں کو اپنی رائے چھوڑ دینی چاہئے۔ کیونکہ رائے کا چھوڑ دینا فتنہ پیدا کرنے کے مقابلہ میں بہت ضروری ہے“۔

اطاعت امیر کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے مختلف ارشادات سنے ہیں۔لیکن ایک یہ حدیث ہے جو مزید خوف دلوں میں پیدا کرتی ہے۔ ہر احمدی کو ہمیشہ یہ باتیں ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنی چاہئیں۔ کہ اطاعت امیر کس قدر ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(صحیح مسلم 'کتاب الامارۃ' باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ)

تو کون ہے ہم میں سے جو یہ پسند کرتا ہو کہ ہم آنحضرت ﷺ کے دائرہ اطاعت سے باہر نکلیں۔کوئی احمدی یہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔ پس جب یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا تو پھر عہدیداران کی، امراء کی اطاعت خالصتاً للہ اپنے اوپر واجب کرلیں۔ اور اگر نظام جماعت پر حرف آتے ہوئے دیکھیں تو آپ کے لئے راستہ کھلا ہے خلیفۂ وقت تک بات پہنچائیں اور مناسب ہے کہ اس عہدیدار کے ذریعہ سے ہی بھجوائیں۔بغیر نام کے شکایت پر غور نہیں ہوتا۔ اگر اصلاح چاہتے ہیں تو کھل کر سامنے آنا چاہئے۔لیکن یاد رکھیں! آپ کو یہ قطعاً اجازت نہیں ہے کہ کسی بھی عہدیدار کی نافرمانی کریں۔ اگر کوئی ایسی صورت ہے تو پھر حدیث کی روشنی میں آپ عہدیدار سے عدم تعاون کرکے، ان کی نافرمانی کرکے، خلیفہ وقت کی نافرمانی کررہے ہیں۔ اور پھر یہ سلسلہ اوپر تک بڑھتا چلا جائے گا۔ پس ہر ایک کی بقا اسی میں ہے کہ وہ اس عہد پر قائم رہے کہ وہ ہر قربانی کے لئے تیار رہے گا۔

اس کے بعد اب مَیں مختصراً، آج جلسے کا آغاز بھی ہے انشاء اللہ، تو اس سلسلہ میں بعض دعائیں پیش کروں گا جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیں۔ جہاں آپ نے بہت ساری دعائیں کی ہیں ان جلسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے، وہاں آپ شامل ہونے والوں سے آپؑ نے کچھ توقعات بھی رکھی ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو عام دنیاوی میلوں کی طرح نہ سمجھو کہ اکٹھے ہوئے، ٹولیاں بنائیں، بیٹھے، اپنی مجلسیں جمائیں۔ جلسے کی کارروائی کے دوران بہرحال سب کو سوائے اشد مجبوری کے جلسہ گاہ میں جہاں جلسہ کے پروگرام ہو رہے ہیں، اس ہال میں، یہاں بیٹھنا چاہئے اور تمام کارروائی کو سننا چاہئے۔ انتظامیہ بھی اس بات کا خیال رکھے کہ نرمی اور پیار سے تمام شاملین کو اس طرف توجہ دلائے اور آنے والوں کا بھی کام ہے کہ انتظامیہ سے اس سلسلہ میں تعاون کریں۔ ان کے کہنے کا برا نہ مانیں اور جو بھی انتظام ہے اس کی پوری پوری اطاعت کریں کیونکہ یہ بھی اطاعت نظام کا ایک حصہ ہے اور آج سے ہی، ابھی آپ کی طرف سے اظہار سے پتہ لگنا شروع ہو جائے گا کہ کون کس حد تک اطاعت گزار ہے۔ خاص طور پر عورتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ جلسہ سننے آئی ہیں، مجلسیں جمانے کے لئے نہیں، نہ ہی دنیاداری کی باتیں کرنے۔ یہی دن ہوتے ہیں جن میں اصلاح نفس کا موقع ملتا ہے۔ تو ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ پھر جن خواتین کے چھوٹے بچے ہیں، وہ جہاں بھی ان کا انتظام ہے، مارکی لگی ہوئی ہے اس کے آخر پر بیٹھیں تاکہ بچوں کی وجہ سے دوسروں کو پروگرام سننے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ وہ آسانی سے اور سہولت سے تمام پروگرام سن سکیں۔ پھر اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بچوں والیوں کو بچوں کی ضرورت کے وقت اٹھنا پڑتا ہے، باہر جانے میں بھی آسانی رہے۔ تو امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان تین دنوں میں آپ لوگ یہ ثابت کردیں گے کہ محض للہ آپ اپنی زندگی گزارنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں جو آپ نے اس موقع کے لئے کیں، پڑھتا ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں جماعت کے لئے دعا کرتے ہوئے:

”ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کردیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرمادے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین“۔ (اشتہار ۷/ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول۔ صفحہ ۳۴۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں اور اس کے علاوہ وہ تمام دعائیں جو آپؑ نے اپنی پیاری جماعت کے لئے کیں ان سب کا وارث بنائے۔ ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ ہمیں ہر قسم کے شرک سے پاک کردے، اپنی کامل فرمانبرداری میں رکھے، اور اس جلسہ کے تمام برکات سے فیضیاب فرماتے ہوئے اپنی رحمتوں اور فضلوں کی چادر ہم پر ہمیشہ تانے رکھے۔ آمین

❁❁❁ ❁❁❁ ❁❁❁

دنیائے طب

(ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی۔لندن)

کچھ کولیسٹرول کے بارہ میں

آج کل کولیسٹرول خاصا بدنام ہے کیونکہ دل کی بیماری میں اس کا اہم کردار ہے۔ لیکن اس کے بغیر جینا بھی مشکل ہے۔ کولیسٹرول جسم کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ انسان کے جگر میں یہ چربی یا چکنائی سے تیار ہوتا ہے۔ جسم کے اندر موجود مختلف اعضاء کے گرد جھلیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کے علاوہ خلیوں کی بقا اور طاقت کے لئے اس کا ہونا لازمی ہے۔ جس کا ہر خلیہ اپنی بقا کے لئے اس پر انحصار کرتا ہے اس لئے قدرت نے جسم کے ہر حصہ کو اس کو پہنچانے کے لئے موثر نظام بچھایا ہوا ہے۔ کولیسٹرول خون کے اجزاء میں گھل کر بآسانی سارے جسم میں سرائت کرتا ہے اور جہاں ضرورت ہو وہاں ٹوٹے خلیوں کو جوڑنے اور مندمل کرنے کا کام سرانجام دیتا ہے۔ ہاں جب یہ ضرورت سے بڑھ جائے تو تب خون کی شریانوں میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے اور پھر اپنے مضر اثرات ظاہر کرنا شروع کردیتا ہے۔ جس چکنائی سے کولیسٹرول جسم میں کم ہوتا ہے اسے Monounsaturated اور Polyunsaturated کہتے ہیں۔ زیتون کا تیل اپنے اندر اوّل الذکر چکنائی کو بہت زیادہ رکھتا ہے اس لئے کولیسٹرول کے لئے بڑا مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سپین اور اٹلی کے باشندے جو یہ تیل بہت استعمال کرتے ہیں، انہیں دل کی بیماریاں نسبتاً کم ہیں۔ مؤخر الذکر چکنائی زیادہ تر Corn Oil، Soya Bean Oil اور Sunflower Oil میں بہت پائی جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ بھی دل کے لئے مفید ہیں۔

❁❁❁❁❁

فالج

فالج اس وقت ہوتا ہے جب دماغ کے کسی حصہ کو خون پہنچنا بند ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دماغ کا یہ حصہ جسم کے جس حصہ کو چلانے کا ذمہ دار ہوتا ہے وہ حصہ مفلوج ہو جاتا ہے۔ دماغ میں خون رگوں کے ذریعہ پہنچتا ہے اور یا تو یہ خون کی شریانیں بند ہو جاتی ہیں جیسے دل میں ہوتا ہے اور ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے۔ اور یا یہ شریانیں پھٹ جاتی ہیں اور دماغ میں خون منجمد ہو جاتا ہے۔ جو بھی وجہ ہو اسپرین (Asprin) کے دینے سے نہ صرف یہ ہوتا ہے کہ فالج کے اثرات کم ہو جاتے ہیں اور فالج بڑھتا نہیں، بلکہ دوبارہ فالج ہونے کی شرح بھی کم ہو جاتی ہے۔

❁❁❁❁❁

نکات معرفت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

❁...... تلاوت قرآن کریم

قرآن کریم کی تلاوت کرو مگر عمل کے لئے اور اگر قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی پاؤ جو دوبھر معلوم ہو اور ایسا نظر آوے کہ اس پر عمل نہیں ہوسکتا تو یاد رکھو ایسا خیال سخت خطرناک ہے۔ اسی وقت استغفار کرو کیونکہ یہ حالت شیطان کی ہوتی ہے جو قرآن شریف اس کے لئے باعث راحت نہیں ہے۔ پس تم ایک ڈائری بناؤ اور اس میں وہ تمام باتیں جو تم سنو، پڑھو، درج کرو۔ اور ان میں غور کرو کہ کیا تمہیں قرآن کریم سے لذت آتی ہے یا کسی اور کے کلام سے۔ پھر تمہیں پتہ لگ جاوے گا کہ تم کون ہو۔

❁...... قیامت کی بیّن دلیل

قرآن شریف نے دلائل قیامت بیان کرتے ہوئے ایک لطیف دلیل دی اور وہ یہ ہے ﴿قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ﴾ کہہ دو کہ ان ملکوں کی سیر کرو جہاں انبیاء علیہم السلام جو مصدق قیامت تھے، آئے تھے۔ ﴿فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُجْرِمِیْنَ﴾ پس تم دیکھو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں سے قطع کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ یعنی جو لوگ مکذب و منکر قیامت تھے اور ان کے انجام پر نظر کرو۔ قیامت کا منکر جب قیامت کے قائل کے سامنے بشکل مخالف کھڑا ہوتا ہے اور مقابلہ کرتا ہے تو منکر ہلاک ہو جاتا ہے جس سے مصدق قیامت کے ساتھ تائید الٰہی ثابت ہوتی ہے اور یہی قیامت کی بیّن دلیل ہے۔ (الحکم ۲۴/ جون ۱۹۰۳ء)

مرسلہ: حبیب الرحمن زیروی

بقیہ: خلافت رابعہ کے مبارک دور میں
جزائر پیسیفک میں
تبلیغ اسلام و احمدیت از صفحہ نمبر 4

جائے۔ ماشاء اللہ ذہین آدمی ہیں۔ سردست جو لٹریچر اُن کو بھیجنا چاہئے اس میں 'اسلامی اصول کی فلاسفی'، حالات حاضرہ پر اسلام کا 'ردّ عمل' اور 'مرد خدا' شامل ہونا چاہئے۔ یہ کتابیں اکثر لوگوں کے لئے فائدہ کا موجب بنی ہیں۔'' مزید ارشاد فرمایا کہ: '' خاص طور پر اُنہیں یہ بھی لکھیں کہ گندے ٹی وی کی پولیٹکس کے خلاف آپ کے ردّیہ پر مَیں بے حد خوش ہؤا ہوں اور مسلسل دعائیں کر رہا ہوں کہ اللہ آپ کو عظمت اور حوصلہ دے اور آپ کسی قیمت پر بھی عالمی گند پھیلانے والوں کے سامنے سر جھکانے پر مجبور نہ ہوں۔ اللہ اُن کے چنگل سے آپ کو ہمیشہ محفوظ رکھے۔ ایم ٹی اے کی طرز کے پروگرام جو محض اخلاق اور انسانی قدروں کو بڑھانے والے ہیں وہ آپ کی ضرورت ہیں۔ وہ بننے چاہئیں۔ اگر آپ ایسے کوئی پروگرام اپنے لئے وہاں سے بنوانے چاہیں جن میں بدن کی عریانی نہ ہو اور میوزک نہ ہو بلکہ قدرتی مناظر اور اپنے مسائل کا ذکر ہو تو ہم ایم ٹی اے پر بڑی خوشی سے آپکے وہ پروگرام ساری دنیا کو دکھائیں گے۔ خدا کرے کہ ہمارے طوالو سے تعلقات ہمیشہ استوار رہیں اور خوب بڑھیں''۔

(تحریر 24/4/1997)

حضورؒ کی اس دعا کا کہ ہمارے طوالو سے تعلقات ہمیشہ استوار رہیں اور خوب بڑھیں کا فوری نتیجہ اس رنگ میں ظاہر ہوا کہ طوالو نے اس عاجز کو برطانیہ میں اپنا کونسل جنرل مقرر کر دیا اور تعلق کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔ الحمدللہ

ان سے پہلے جو وزیر اعظم سرٹوماسی پوآپوآ تھے اور اب طوالو کے گورنر جنرل ہیں۔ وہ بھی ۱۹۸۷ء میں حضور انورؒ سے شرف ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور اب تک جماعت کے ساتھ پیار کا تعلق ہے۔ ۱۹۸۷ء میں یہ ملک کے وزیر اعظم تھے اور رجسٹریشن کے بعد جب جماعت کی مخالفت بہت بڑھ گئی تو انہوں نے بہت جرأت کا نمونہ دکھایا۔ اس کا ذکر حضورؒ نے جلسہ سالانہ یو کے یکم اگست ۱۹۸۷ء کو اپنے خطاب میں فرمایا۔ فرمایا:

'' طوالو میں جماعت کی رجسٹریشن کے بعد مخالفت کا ایک شور برپا ہوگیا اور اسمبلی میں عیسائیوں کی طرف سے شدید اعتراضات اُٹھائے گئے اور حکومت پر نقطہ چینی کی گئی کہ آپ نے کیوں ایک نئے مذہب کو یہاں لا کر فتنہ و فساد کا سامان پیدا کیا ہے اور آپ کو ہرگز رجسٹریشن نہیں کرنی چاہئے تھی۔ جب یہ بات پارلیمنٹ میں حزب مخالف کی طرف سے اٹھائی گئی تو وزیر اعظم نے بڑی مضبوطی کے ساتھ جماعت کی تائید میں کہا کہ میرا اپنا مذہب بھی عیسائیت ہے۔ اور جیسے عیسائی عیسائیت کی پیروی کرتے ہیں ہم بحیثیت حکومت طوالو کے قانون کی پیروی کریں گے۔ اور اس میں عیسائیت کو دخل نہیں دینے دیں گے۔ اس لئے جماعت ٹھیک رجسٹر ہوئی ہے اور قائم رہے گی۔ اس بیان پر گورنر جنرل نے وزیر اعظم سرٹوماسی پوآپوآ کو مبارکباد کا فون کیا اور کہا کہ مَیں ڈر رہا تھا کہ تم کہیں کوئی کمزور پوزیشن نہ لے لو۔ تم نے بہت اچھا کام کیا ہے اور اچھا فیصلہ دیا ہے۔ بس خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرماتا ہے وہاں فرشتوں کے ذریعہ دلوں کو انصاف پر قائم ہونے کی بھی قوت بخش رہا ہے۔

صرف بدنصیبی یہ ہے کہ بعض اپنے ممالک سے ہمیں شکوہ ہے کہ اسلام کی اعلیٰ تعلیم پر عمل پیرا نہیں اور وہ لوگ جو اسلام سے تعلق نہیں رکھتے وہ بڑی شان کے ساتھ اسلام کے عدل کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ یہاں جو بیعتیں ہوئی ہیں خدا کے فضل سے اچھے تعلیم یافتہ باا ثر لوگ بھی ہیں۔ ان میں ان کی پبلک سروس کمیشن کے پریذیڈنٹ بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں اور وہ پولیس کے افسر جن کی گورنر جنرل کے ساتھ ڈیوٹی ہے جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ دونوں دوست بطور نمائندہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ (اس موقع پر فرمایا) کہاں ہیں وہ دوست کھڑے ہوں۔ انہیں شکل دکھائیں۔ اور انہوں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے مسلسل خدمت دین کے لئے وقف ہیں اور نہایت اعلیٰ درجہ کی زبان انگریزی پر بھی عبور ہے۔ اور مقامی زبان پر بھی۔ چنانچہ اُس وقت سے جماعت احمدیہ کے تراجم کر رہے ہیں۔ اور قرآن کریم کی جو منتخب آیات کا ترجمہ تھا اس کی بھی توفیق ملی ہے۔ اور ساتھ جو دوست وہ پولیس افسر جو گورنر جنرل کے ساتھ متعین ہیں انہوں نے یہاں آنے سے کچھ عرصہ قبل مجھے خط لکھا کہ جب سے مَیں اسلام میں داخل ہوا ہوں میرا دل پولیس سروس سے اُچاٹ ہو چکا ہے۔ مجھے اوّل ترین ریٹائرمنٹ مل سکتی ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ مجھے اوّل ترین ریٹائرمنٹ قبول کرنے کی اجازت دیں اور پھر جماعت احمدیہ کی خدمت کے لئے مجھے وقف سمجھیں۔ عجیب ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی جو ہر طرف چل رہی ہے۔ یہاں مشن کی تعمیر کا منصوبہ خدا کے فضل سے مکمل ہو چکا ہے اور رقم بھی بجھوا دی گئی ہے۔ عنقریب اس کا کام شروع ہو جائے گا''۔

(خطاب یکم اگست 1987 جلسہ سالانہ یو کے)

۞......حضورؒ نے تبلیغ کے لئے پبلک لیکچرز کا پروگرام بھی پسند فرمایا۔ ایک دفعہ جب طوالو میں یہ طریق اختیار کیا تو حضورؒ نے فرمایا:

'' پبلک لیکچرز کا پروگرام جو آپ نے تحریر کیا ہے بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہت اعلیٰ نتائج ظاہر فرمائے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق بخشے۔'' (خط 26/12/88)

۞......پبلک جلسوں کو بھی تبلیغ کے لئے پسند فرمایا۔ جب پبلک جلسوں کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پھیلانا شروع کیا تو حضورؒ نے فرمایا: '' پبلک جلسوں کا طریق بہت عمدہ ہے۔ اس سے احمدیوں کی بھی تربیت ہوگی اور غیروں کو بھی اسلام سمجھنے میں مدد ملے گی اور جماعت کے حقوق تسلیم کرانے میں بڑی مدد ملے گی۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے بہترین نتائج بر آمد کرے''۔ (خط 7/3/89)

۞......حضورؒ نو مبایعین کے ساتھ خاص محبت کا سلوک فرماتے اور اُن کے لئے حضورؒ دعاؤں کے تحائف بھجواتے رہتے۔ 18/12/88 کے خط میں فرمایا: '' اللہ تعالیٰ انہیں ایمان اور نور سے معمور کرے اور اپنے پیارے سے نوازے۔ انہیں تعلیم و روایات سلسلہ کے لحاظ سے مضبوط اور راسخ العقیدہ بنائے''۔

بحر الکاہل کے سارے جزائر ممالک کے لئے حضورؒ کی دعائیں تھیں۔ فرمایا: '' اللہ تعالیٰ طوالو اور اس کے ارد گرد کے علاقہ کو احمدیت کے نور سے منور بقعہ نور بنا دے۔ خدا کے فضل سے اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلسلہ پوری شان سے بڑھ رہا ہے۔''

(خط 30/12/88)

وزیر اعظم طوالو سرٹوماسی پوآپوآ، لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ہمراہ

جب طوالو کے ارد گرد کے جزائر ممالک میں احمدیت کے پودے لگ گئے تو ان کو سنبھالنے کا فکر ہوا اور حضورؒ کی خدمت میں خاص دعا کے لئے لکھا۔ اس پر حضور کی طرف سے جواب موصول ہوا۔

'' آپ گھبرائیں نہ۔ ہمت بڑھائیں اور خدا تعالیٰ سے مدد و نصرت مانگتے ہوئے اپنے قدم کو آگے بڑھائیں۔ تبلیغ میں علم کا سوال نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کو چاہے دے۔ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تاریخی خدمت کے لئے چن لیا ہے اور نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ اللھم زد بارک۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور آخرت کی حسنات عطا کرے۔ آپ کی کوششوں کو بابرکت و بارکرے اور نور فطرت کو جلا بخشے اور آپکی زبان میں تاثیر پیدا کردے۔'' آمین (خط 29/5/90)

۞......ایک دفعہ حضورؒ نے فرمایا کہ ہر گفتگو کو تبلیغ کا رنگ دیا جاسکتا ہے اور مَیں نے کانفرنسز میں اس سے بہت فائدہ اُٹھایا۔ جو بھی بات ہو رہی ہوتی اس میں اسلامی نقطۂ نظر کا ذکر بھی کر دیتا اور اس طرح ساری بات ہی اسلام کی تعلیم کی طرف پلٹ جاتی۔ حضورؒ کو جب اطلاع کی تو بہت پیار سے حوصلہ افزائی کے لئے فرمایا: '' آپ جس طرح ایک بات سے دوسرے کی طرف رُخ موڑ کر موضوع احمدیت کی طرف پھیرنے کا ڈھنگ رکھتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ نے آپکو خاص سلیقہ عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور آپکو ہر قدم اور گام پر اپنی دنیا و آخرت کی نعمتوں سے نوازے اور کامیابیاں عطا کرے''۔

(خط 8/2/92)

۞......حضورؒ نو مبایعین کی تربیت کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہتے۔ آپ فرماتے کہ پورا زور لگا کر ان کی اعلیٰ تربیت کریں اور یہ جلد از جلد تعلیم و تربیت کے لحاظ سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنی قوم کے لئے داعی الی اللہ بن جائیں۔ حضورؒ فرماتے تھے کہ ملک میں احمدیت کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مقامی لوگوں میں تبلیغ ہو اور وہ تیزی کے ساتھ جماعت میں شامل ہوں۔ اس سلسلہ میں فرمایا:

'' تربیت کا نظام بڑی مضبوطی کے ساتھ جاری ہونا چاہئے اور ان کی تربیت ایسی پختہ ہو جائے کہ ایک نمونہ کی جماعت بن جائے۔ جہاں نئی جماعتیں بنیں وہاں نزدیک کے حلقہ سے مبلغ مسلسل دورہ پر جاسکتا ہے۔ وہاں تصویروں اور کتابوں کی نمائش لگائی جائے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ احمدیت ہے کیا۔ اسی طرح وہاں گھاس پھونس کی مسجد بھی بنائی جائے۔ اس طرح پلاسٹک کے حروف والا استقبالیہ بورڈ بنا کر نمایاں جگہ پر لگا دیا جائے جس پر '' احمدیہ مسلم ویلکم یو'' (AHMADIYYA MUSLIM WELCOME YOU) لکھا ہو۔'' (خط 27/5/82)

پھر فرمایا: '' شروع میں چھوٹی چھوٹی باتیں جو آسانی سے سمجھ میں آئیں وہ انہیں سکھانی چاہئیں اور دوا کی طرح خوراک کی صورت میں دینی چاہئیں۔ جب ایک کا فائدہ پوری طرح ظاہر اور پختہ ہو جائے تو پھر دوسری خوراک دینی چاہئے۔ کوشش کریں کہ وہاں معلم پیدا ہوں اور جماعتیں خود کفیل ہو جائیں۔''

(خط 26/6/82)

۞......اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کے پھل جب نصیب کرتا ہے تو ان کی اتنی خوشی ہوتی ہے کہ انسان مزید پھل حاصل کرنے کے لئے آگے بھاگتا ہے اور جو پھل ملے ہوتے ہیں اُن کا خیال نہیں رہتا۔ اور بعض دفعہ وہ پھل ضائع ہو جاتے ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا:

'' تمام نو احمدیوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں تاکہ Preserve ہو جائیں۔ بنیادی جماعتی نظام اور ذیلی تنظیمیں بھی بنا دیں۔ سردست تو اتنے ہیں جتنے ایک مرغی اپنے پروں کے نیچے چوزوں کی آسانی سے حفاظت کر سکتا ہے۔ آپ کے پر تو ماشاء اللہ وسیع ہیں۔ تربیت آسانی سے کر سکتے ہیں اور تبلیغ کے کام کو نہایت مضبوط بنیادوں پر آگے بڑھاتے ہوئے اور وسعت دیکر اگر ساتھ ساتھ دعائیں بھی کریں تو بعید نہیں کہ یہ

جزیرہ پہلا جزیرہ ہو جہاں پر احمدیت کی آزاد حکومت قائم ہو اور اِسے اشاعت اسلام کے لئے بنیاد بنایا جاسکے‘‘۔ (خط 11/12/85)

۞......حضورؒ کا یہ بھی فرمان تھا کہ اشاعت کے ذریعہ موثر رنگ میں عوام تک احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے اور پھر مقامی لوگوں کی تعلیم اور تربیت کر کے اُنہیں وقف عارضی پر مختلف علاقوں میں بھجوایا جائے تا اشاعت کے کام سے پوری طرح فائدہ اُٹھایا جاسکے۔

فرمایا:’’ جو جماعت آپ نے تیار کی ہے فوری طور پر ان کی بہتر تربیت اور اعلیٰ ترقی کے لئے توجہ اور محنت درکار ہوگی اس کے لئے بنیادی تربیتی لٹریچر فوراً شائع ہونا چاہئے ۔ جب آپ کے نو مبایعین اِن ہتھیاروں سے آراستہ ہوجاویں تو پھر اُن کو وقف عارضی پر بھجوایا جاسکتا ہے ۔ وہاں پر کوئی مستقل جگہ حاصل کرلیں اور وڈیو وغیرہ کا انتظام بھی ہو۔ جماعتی مساعی کی تصاویر اور لٹریچر کی نمائش بھی ہو تا جماعت کے کام کو پروجیکٹ کیا جاسکے ۔ اس طریق سے جماعت کو استحکام حاصل ہوگا‘‘ (خط 16/11/86)

۞ ۱۹۸۷ء......میں طوالو کی رجسٹریشن کے بعد وہاں بہت مخالفت ہوئی۔ اس مخالفت کے نتیجہ میں ملک کے گورنر جنرل سر Tupua مرحوم نے بیعت کرلی۔ لیکن وہ اس بیعت کو ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ جب اس کی اطلاع حضورؒ کی خدمت میں بھجوائی تو حضورؒ نے فرمایا: ’’ جو بڑی بڑی شخصیات سیاسی دباؤ کے ڈر سے کھلم کھلا احمدی کہلانے کے لئے تیار نہیں اُن کے لئے بہترین طریقہ یہ ہوگا کہ اپنے اسلام کو سر دست مخفی رکھیں اور اپنا سیاسی رسوخ حکمت سے اس طرح استعمال کریں کہ کثرت سے لوگ احمدی ہوں تا کہ سیاست سے احمدیت کا تضاد دور ہوجائے‘‘۔ (خط 6/12/1987)

۞......حضورؒ احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دلاتے رہتے ۔ چونکہ یہ لوگ عیسائی ماحول سے آئے تھے۔ عورتوں کے لئے مردوں سے الگ بیٹھنا ان کے لئے عجیب سی بات تھی۔ حضورؒ نے فرمایا: ’’ خواتین کا کلاس میں مردوں کے ساتھ شامل ہونا مناسب نہیں۔ آہستہ آہستہ اُن کو اسلامی تہذیب سکھانی چاہئے ۔ کلاس میں الگ انتظام کرلیا جائے۔ پارٹیشن ہوجائے ، پردہ وغیرہ لگالیا جائے‘‘۔ (خط 6/12.87)

پھر میری بیگم محترمہ امتہ الباسط صاحبہ بھی طوالو میں آگئیں اور لجنہ قائم ہوگئی تو حضورؒ نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ فرمایا: ’’ جب سے آپ کی بیگم صاحبہ آپ کے پاس گئی ہیں۔ ٹھوس بنیادوں پر کام شروع ہوگیا ہے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور دونوں جہان کی نعماء سے نوازے اور ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔‘‘ (خط 21/1/91)

۞......جماعت کی بنیادوں کو مضبوط بنانے کے لئے اور جماعت کے استحکام کے لئے مساجد کی تعمیر پر حضورؒ بہت زور دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جلد از جلد مسجد تعمیر کرو خواہ گھاس پھونس کی کیوں نہ ہو۔ حضورؒ کی دعاؤں اور توجہ سے طوالو میں جلد مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے زمین مل گئی۔ جب اس کی اطلاع حضورؒ کی خدمت میں بھجوائی گئی تو فرمایا: ’’ آپ کو زمین کی خرید کی مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت بابرکت کرے اور ارضِ طوالو کے لئے منبع نور اور ذریعہ ہدایت بنادے‘‘۔ (خط 87/ 6/ 7)

جب تعمیر کا کام شروع ہوگیا تو حضورؒ کی طرف سے خوشنودی اور دعاؤں کا پیغام موصول ہوا۔ فرمایا: ’’ آپ کا یکم فروری کا ارسال کردہ خط ملا جس کے ساتھ یہ رپورٹ بھی ملی کہ مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر کا کام تسلی بخش صورت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بہترین رنگ میں اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بخشے اور یہ مرکز اِن سب جزائر میں اسلام کا نور پھیلانے کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہو اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین‘‘۔ (خط 13/2/91)

مسجد کی تعمیر میں مردوں ، عورتوں اور بچوں نے بہت جذبہ اور محنت کے ساتھ وقارِ عمل کیا۔ اس پر حضورؒ خوش بھی ہوئے اور ساتھ وقارِ عمل کے متعلق ایک بہت باریک اور گہرا نقطہ بیان فرمایا جس کا ہر احمدی کے لئے سمجھنا ضروری ہے۔ فرمایا: ’’ وقارِ عمل کی رپورٹ بھی بڑی دلچسپ ہے۔ ساری جماعت کو میرا محبت بھرا اسلام پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی محبت سے نوازے ۔ وقارِ عمل خود اپنی ذات میں جزا ہے۔ اس سے انسان کے اندر عزتِ نفس کا جذبہ پیدا ہوتا ہے ۔ اللہ یہ کوششیں آپ سب کے لئے مبارک کرے۔ آمین ‘‘ (خط 21/1/91)

مسجد طوالو کے افتتاح پر حضورؒ کا پیغام

مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضورؒ نے ازراہِ شفقت جماعت طوالو کے نام ایک پیغام بھجوایا جو ساری جماعتوں کے لئے زرّیں نصائح پر مشتمل ہے اور مساجد کی عظمت اور اہمیت کو روشن کرتا ہے۔

(ملاحظہ ہو خط محررہ 22/5/91)

’’ پیارے احباب جماعت طوالو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مکرم افتخار احمد ایاز صاحب کے ایک خط کے ذریعہ جون ۱۹۹۱ء کے پہلے ہفتہ میں ساؤتھ پیسیفک کے جزائر طوالو میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کے افتتاح کی اطلاع ملی ہے ۔ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ۔ اللہ مبارک کرے اور افتتاح کی اس تقریب کو بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا حامل بنادے ۔ طوالو کی نہایت مخلص جماعت مجھے بہت پیاری ہے اور ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ آپ کی فدائیت واخلاص کی میرے دل میں ایک خاص قدر ہے ۔ آپ کے لئے دین و دنیا کی تمام حسنات عطا ہونے کے لئے خدا کے حضور دعا گو ہوں۔ اللہ آپ کو اپنے خاص پیار کے نشان عطا فرمائے اور جلد جلد آگے بابرگ و بار کرے ۔ اور آپ کی مسجد ان سب جزائر میں اسلام کا نور پھیلانے کے لئے روشنی کے مینار ثابت ہو اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ اس موقع پر مسجد کے افتتاح کی مناسبت سے مَیں جماعت احمدیہ طوالو اور اس کے اِردگرد کے جزائر میں بسنے والے احمدیوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ مسجد خدا کا گھر ہے اور اس کی خوبصورتی اور زینت اس کے نمازیوں کے ساتھ ہوتی ہے اور یہی نمازی اس گھر کی رونق اور آبادی کا موجب ہوتے ہیں ۔ اس لئے خدا نے آپ کو یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو اسے بکثرت نمازیوں کے ساتھ پنج وقت روزانہ اس طرح بھر دیں کہ بہت جلد یہ چھوٹی ہوجائے اور پھر وَسِّعْ مَکَانَکَ کے ارشاد کی تعمیل میں اسے مزید بڑھانا اور وسیع کرنا پڑے اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے۔ حتیّٰ کہ جزیرہ جزیرہ خدا کے گھر بنتے اور آباد ہوئے دکھائی دینے لگیں۔ خدا کرے کہ یہ سب جزائر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے جگمگا اُٹھیں اور جلد ان کے پانیوں سے خدا تعالیٰ کی توحید کی لہریں اُٹھنے لگیں۔ خدا کرے کہ جلد ایسا ہو۔

والسلام

خاکسار۔ مرزا طاہر احمدؒ

طوالو کے بعد جزیرہ Nauro میں احمدیت کا نفوذ

اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کی جزائر کے حق میں دعائیں بہت جلد قبول کیں اور ان دعاؤں کے طفیل ایک اور جزیرہ میں احمدیت کے پودے لگ گئے۔ اس کا ذکر حضورؒ نے یکم اگست ۱۹۸۷ء کو اپنے جلسہ سالانہ یوکے کے خطاب میں کیا۔ فرمایا:

’’ ایک نیا ساؤتھ پیسیفک کا جزیرہ ہے جو کہ طوالو سے اور پر تقریباً شمال میں واقع ہے۔ یہ جزیرہ دنیا کی سب سے چھوٹی ریپبلک ہے ۔ اس کا رقبہ صرف آٹھ مربع میل ہے یعنی دو میل ایک طرف اور چار میل ایک طرف ۔ یہ آسٹریلیا کے ماتحت تھا۔ ۱۹۶۸ء میں آزاد ہوا۔ آبادی آٹھ ہزار ایک سو ہے ۔ زبان انگریزی ہے ۔ مذہب عیسائی ہے ۔ اکثریت عیسائیوں کی پروٹسٹنٹ ہیں۔ طوالو میں جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہمارے ایک بہت ہی مخلص اور فدائی آنریری مبلغ افتخار احمد ایاز صاحب نے جماعت کو قائم کیا تھا۔ وہاں جب داعی الی اللہ کی تحریک چلائی گئی تو طوالو کے ایک دوست نے از خود ناؤرُو (NAURU) کو مسلمان بنانے کا عزم کیا اور باوجود پیش کرنے کے انہوں نے کوئی کرایہ قبول نہیں کیا۔ اور کہا کہ نہیں محض للہ خدمت کے لئے جانا چاہتا ہوں ۔ اپنے خرچ پر جاؤں گا۔ چنانچہ وہاں گئے اور وہاں خدا کے فضل سے پہلے ہی دورے میں چھ خاندانوں کو احمدی بنانے کی توفیق ملی۔ یعنی احمدی جب میں کہتا ہوں تو ظاہر ہے کہ احمدی اور اسلام دو چیزوں کے نام نہیں بلکہ اسلام جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ کی تائید کی روشنی میں سمجھا اور جو حضرت محمد ﷺ کا سچا اور حقیقی اسلام تھا ۔ جب بھی میں احمدیت کہوں اس کے سوا میری اور مراد نہیں ہوتی ۔ ناؤرو ان جزائر میں اگر سب سے زیادہ امیر نہیں تو امیر ترین ممالک میں سے ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عین اس کے وسط میں ایک سوفٹ اونچا چھوٹی سی پہاڑی تو نہیں کہہ سکتے جس کو ہم ٹبہ کہتے ہیں اس قسم کی ایک چیز ہے اور وہ ساری قیمتی دھات پر مشتمل ہے ۔ چنانچہ مغربی قومیں بڑی تیزی کے ساتھ کھدائی کر کے وہ دھات سمیٹ رہی ہیں۔ خود ان کا اندازہ یہ ہے کہ ۱۹۹۰ء تک ان کی دولت چلے گی ۔ ۱۹۹۰ء کے بعد کچھ ان کے پاس بچنے کے لئے نہیں رہے گا۔ لیکن وہاں کے لوگ سمجھ دار ہیں اور جو بھی روپیہ حاصل کر رہے ہیں اُسے شرابوں اور جوئے میں اُڑانے کی بجائے وہ ملک میں اس طرح انویسٹ (Invest) کر رہے ہیں کہ اندازہ یہی ہے کہ یہ ٹبہ اگر ضائع بھی ہوگیا تو اس ملک کی خوشحالی پر بڑا اثر نہ پڑے گا‘‘۔

ناؤرو کے بعد اور بھی کئی جزائر ممالک میں جماعتیں قائم ہوتی جارہی ہیں اور حضورؒ کے ارشاد کے تحت ہر جگہ مسجد کی تعمیر کے لئے کوششیں ساتھ ساتھ جاری ہیں۔ اس پر حضورؒ نے فرمایا:

’’ دوسرے جزائر میں بھی مساجد بنانے کا سلسلہ جو آپ نے شروع کیا ہے وہ بے حد مبارک ہے۔ اللہ آپکی روح القدس سے تائید فرمائے اور ان جزائر میں تاریخ ساز کامیابیوں سے نوازے اور اب طوالو کے بعد جزیرہ جزیرہ خدا کے گھر آباد ہوں اور جس طرح سمندر کی لہروں نے مٹی کے اِن خشک ٹکڑوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے ۔ اِسی طرح توحید الٰہی کی لہریں ان سب جزائر کو اپنی لپیٹ میں لے لیں اور یوں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا سورج پوری شان سے ان جزائر میں طلوع ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو آمین‘‘ (خط 12/10/91)

۱۹۹۲ء میں جب مَیں طوالو سے واپس انگلستان آیا تو خیال نہیں تھا کہ واپس جانا ہوسکے گا۔ اس موقع پر لندن کے ہوائی اڈے پر جب باہر آیا تو جماعت کے ایک وفد کو اپنا منتظر پایا اور ان سب کو دیکھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی اور اپنی کم مائیگی اور نالائقیوں کا احساس شدت سے ہوا۔ بعدہٗ تبشیر نے ایک دعوت کا اہتمام بھی کیا جس میں اس خاک کے ذرّے کی قدر افزائی کے لئے حضورؒ بھی بنفسِ نفیس شامل ہوئے اور خطاب بھی فرمایا۔ یہ حضورؒ کی اپنے ادنیٰ ترین خادمان سے کمال شفقت کی ایک حسین مثال تھی ۔ یہ میرے لئے زندگی کا بہترین اور سب سے بڑا اعزاز تھا۔ اس اعزاز کے خیال سے جذبات میں بچے بچے ابو ہریرۃؓ والے واقعہ کی شیرینی سرایت کر جاتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۹۹۳ء میں جب عالمی بیعتوں کے ذریعہ روحانی انقلابات کا دور شروع ہوا تو جزائر ممالک کو اس کے لئے تیار کرنا ضروری تھا۔ حضورؒ کو دعا کے لئے لکھا۔ فرمایا:

’’ وہاں ابھی کافی کام کرنے والے ہیں۔ اللہ آپ کی روح القدس سے تائید فرمائے اور آپ کو احسن رنگ میں سب کام کرنے کی توفیق بخشے اور ان جزائر میں جماعت کو عظیم الشان ترقیات سے عنایت فرمائے۔‘‘ (خط 31/3/93)

حضورؒ کی توجہ کو اللہ تعالیٰ نے فوراً پھل لگایا اور مجھے یواین او کی طرف سے وہاں واپس جانے کے آرڈرز موصول ہوئے۔ اس کی اطلاع حضورؒ کو بھجوائی تو بہت پیارا جواب آیا۔ فرمایا: ’’ الحمد للہ ماشاء اللہ چشم بد دور۔ یہ اللہ کی دین ہے۔ اس میں اس عاجز کی اجازت کا کیا سوال ہے۔ وہ بن مانگے دینے والا جب دل کی تمنائیں اس شان سے پوری فرمائے تو حمد کے سوا اور کیا جواب ہے۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ‘‘ (خط 3/4/93)

جب طوالو پہنچنے کی اطلاع دی تو فرمایا:

احمدیت انسانی بھائی چارے کی قائل ہے اور دنیا میں محبت، دلائل اور رواداری سے کام لیتے ہوئے امن کی متمنی ہے

جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۳ء کی پریس کوریج

(رشید احمد چوھدری - پریس سیکرٹری)

جلسہ سالانہ یوکے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شمولیت کی وجہ سے مرکزی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ اور جلسہ کے انعقاد سے چار ماہ پہلے ہی اس کے لئے تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ جماعت احمدیہ یوکے، کے ناظم پریس مکرم ڈاکٹر بشارت نذیر صاحب اور ان کی ٹیم نے بھی جلسہ سالانہ کی پبلسٹی کے لئے کافی محنت کی۔

ماہ جولائی کے آغاز سے ہی ہم نے مختلف اخبار نویسوں اور ایڈیٹروں سے رابطہ کیا۔ بعض کے ساتھ ان کے دفاتر میں جا کر ملاقات کی گئی اور جلسہ سالانہ کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔ امسال پریس ڈیسک کی طرف سے دنیا کے ۱۵۰ سے زائد اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کو جلسہ سالانہ کے متعلق پریس ریلیز بھجوائی جاتی رہیں۔ الحمدللہ کہ امسال جلسہ سالانہ کی کوریج نہایت عمدہ طور پر برطانیہ کے اخبارات کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی ہوئی۔

اس وقت تک کی موصولہ اطلاع کے مطابق پاکستانی اخبارات کے علاوہ جن اخبارات میں جلسہ کی خبریں شائع ہوئیں ان کے نام یہ ہیں:

ڈیلی ٹائمز لندن، ڈیلی ٹیلیگراف لندن، انڈیا ویکلی لندن، انڈیا لنک، ویکلی فارنہم ہیرلڈ، ویکلی ایشین پوسٹ، ڈیلی مرر سری لنکا، آلڈرشاٹ نیوز، فارنبرا میل، کشمیر ٹائمز لندن، بی بی سی اردو سروس، بی بی سی ٹی وی، سن رائز ریڈیو، ایشین افیئرز، ماریشس نیوز، روزنامہ جنگ لندن، روزنامہ اوصاف جرمنی، روزنامہ اوصاف لندن، روزنامہ نیشن لندن، ہفت روزہ نوائے وقت لندن، روزنامہ ہندسماچار جالندھر، روزنامہ جینک جاگرن جالندھر، روزنامہ امراجالا چندی گڑھ، روزنامہ اکالی پتر یکا جالندھر، روزنامہ جگر بانی پنجابی، روزنامہ پنجاب کیسری (ہندی) دہلی۔ روزنامہ اجیت پنجابی۔

ذیل میں چند اخبارات میں شائع شدہ خبروں کا اختصار سے ذکر کیا جاتا ہے۔

✿ ......روزنامہ جنگ لندن اپنی ۲۱/جولائی ۲۰۰۳ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد نے جہاں انگلستان کے پیروکاروں کو تلقین کی ہے وہ جلسہ سالانہ میں آنے والے مہمانوں کا خاص خیال رکھیں اور ان کی بے لوث خدمت کریں وہاں انہوں نے آنے والے مہمانوں کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ جلسہ کے کارکنان سے عزت سے پیش آئیں۔ جلسہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس جلسہ کو عام میلوں کی طرح نہ سمجھیں۔ کارروائی غور سے سنیں، ان ایام کو دعاؤں میں گزاریں، نمازوں کا خاص اہتمام کریں، ایک دوسرے کو مسکراتے ہوئے ملیں اور السلام علیکم کہنے کو رواج دیں۔

✿ ......روزنامہ نیشن (انگریزی) نے اپنے ویک اینڈ ایڈیشن مورخہ ۲۶/جولائی میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد کے خطبہ جمعہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ ۱۹۰۳ء میں حضرت مرزا غلام احمد کو وحی ہوئی تھی کہ باوجود مخالفین کی ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے احمدیت کا غلبہ ہوگا اور مخالفین ناکامی و نامرادی کا شکار ہو جائیں گے۔

یہی روزنامہ اردو سیکشن میں خبر دیتا ہے کہ جلسہ کے پہلے دن ۲۲ ہزار افراد جلسہ میں شریک ہوئے۔ امام جماعت احمدیہ نے نصیحت کی کہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں، خوش خلقی کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا اگر اس کا دل نرم نہ ہو۔ کسی دوسرے بھائی کے لئے اپنا حق چھوڑنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ غصہ کو پی جانا جوانمردی کی نشانی ہے۔

✿ ......روزنامہ اوصاف فرینکفورٹ جرمنی اپنی ۲۸/جولائی کی اشاعت میں قمر احمد عطاء کے حوالے سے لکھتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے جو جماعت احمدیہ کے پانچویں سربراہ ہیں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ممبران جماعت کو نصیحت کی کہ انسان کو تقویٰ کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ تقویٰ پر عمل کرنے والوں کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکالیف و مصائب اٹھا کر حاصل کیا جاتا ہے۔ خواتین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اولاد کی تربیت ان کے بچپن سے ہی کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو نیکی کی عادت بچپن سے ہی ڈالنی چاہئے بالخصوص نماز کی عادت۔

✿ ......ہفت روزہ پاکستان پوسٹ لندن نے لکھا کہ جلسہ کا افتتاح جمعہ کے روز امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ہر کام دعا سے ہی شروع کیا جائے اور دعا پر ختم کیا جائے۔ انہوں نے حاضرین جلسہ کو کہا کہ جلسہ کی برکات سے کما حقہ فائدہ اٹھانا چاہئے تاکہ ایمان، یقین اور معرفت میں ترقی ہو۔

✿ ......ماہوار رسالہ 'انڈیا لنک' (انگریزی) جلسہ سالانہ کی خبر دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف یوں کرواتا ہے: ''احمدیہ مسلم کمیونٹی کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد (۱۸۳۵ء۔۱۹۰۸ء) نے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں ۱۸۸۹ء میں رکھی۔ حضرت مرزا غلام احمد اس زمانہ کے مصلح تھے۔ احمدیت انسانی بھائی چارے کی قائل ہے اور دنیا میں محبت، دلائل اور رواداری سے کام لیتے ہوئے امن کی متمنی ہے۔ یہ ایک خالصتاً روحانی تنظیم ہے جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ دنیا میں احمدیت امن پسندی اور ملکی قوانین کی پابندی کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ آزادی مذہب اور آزادیٔ ضمیر ہر فرد کا حق سمجھتی ہے۔ اور عقائد یا مذہب کے معاملہ میں کسی جبر کو جائز نہیں سمجھتی۔

احمدیت ایسے جہاد کی قائل نہیں جس میں دوسروں پر زبردستی اپنے عقائد یا خیالات تھونپے جائیں۔ یہ اس بات کی قائل ہے کہ کسی بندے کو یہ حق حاصل نہیں کہ توہین رسالت کی سزا مقرر کرے۔

✿ ......دی ٹائمز لندن نے اپنی ۱۶/جولائی کی اشاعت میں جلسہ کے بارہ میں ایک مفصل رپورٹ شائع کی جس میں بتایا گیا کہ سرے (Surrey) میں منعقد ہونے والے اجتماع میں ۳۰ ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔ یہ اجتماع اسلام آباد کی ۳۰۰/ایکڑ اگراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ میں ایک بینر (Banner) ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' لگا ہوا تھا۔ اور یہی پیغام ریڈیو، لاؤڈ سپیکر اور ٹیلی ویژن پر نشر ہو رہا تھا کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ جلسہ میں جماعت احمدیہ کے نئے منتخب شدہ امام حضرت مرزا مسرور احمد کا خطاب دنیا کی ۱۲ زبانوں جرمن سے رشین تک نشر کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اخبار نے لکھا کہ امیر جماعت احمدیہ انگلستان رفیق احمد حیات صاحب کے مطابق یوکے میں تقریباً ۲۰ ہزار احمدی بستے ہیں جبکہ دنیا میں احمدیوں کی تعداد دوسو ملین ہے۔

✿ ......ڈیلی ٹیلیگراف لندن اپنی ۲۶/جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ ٹلفورڈ میں ۳۰ ہزار سے زائد مسلمان اپنے ۳۷ ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے اکٹھے ہوئے۔ یہ برطانیہ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کا آغاز مارچ ۱۸۸۹ء میں قادیان انڈیا سے ہوا۔ انگلستان میں سب سے پہلی مسجد ۱۹۲۴ء میں پٹنی کے علاقہ میں تعمیر کی گئی اور اب مورڈن جنوبی لندن میں یورپ میں سب سے بڑی مسجد تعمیر کی جارہی ہے۔

✿ ......فارنہم ہیرلڈ نے اپنی یکم اگست کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کی تصاویر کے ساتھ خبر دی کہ ہر سال جولائی کے آخری ہفتہ میں ٹلفورڈ گاؤں کی خاموش گلیوں میں یکدم ٹریفک کا رش زیادہ ہو جاتا ہے اور جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ بخیر وخوبی گزر جاتا ہے۔ یہ ۳۷ واں جلسہ نئے منتخب شدہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد کی خلافت کا پہلا جلسہ تھا جن کی تقریر سیٹلائٹ ٹی وی کے ذریعہ دنیا بھر میں کروڑوں لوگوں نے سنی۔ امسال بھی جلسہ کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ مارکیوں کا انتظام کیا گیا تھا تاکہ وہ جلسہ کی کارروائی بھی سن سکیں اور نماز بھی ادا کرسکیں۔

اخبار نے لکھا کہ جلسہ میں موجود اکثر ایشین تھے مگر خاصی تعداد افریقیوں کی بھی موجود تھی اور چند سفید فام بھی تھے۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان جنہوں نے رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود کا دعویٰ کیا نے ۱۸۸۹ء میں رکھی تھی۔ احمدیت ۱۹۱۳ء میں برطانیہ میں داخل ہوئی اور پٹنی میں ۱۹۲۴ء میں پہلی مسجد تعمیر کی۔

اس اخبار نے جلسہ کے دوران ایک احمدی رضا کار ناصرالدین امجد کی ٹریفک کے حادثہ میں وفات کی افسوسناک خبر بھی دی۔

✿ ......ایلڈرشاٹ نیوز نے امسال جلسہ سالانہ کے دوران آنے والی مشکلات یعنی ٹریفک اور پارکنگ کی مشکلات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ منتظمین ابھی سے اگلے سال کے لئے ان مشکلات کے حل تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اگلے سال جلسہ کے لئے کوئی اور جگہ حاصل کی جائے۔

✿ ......بی بی سی کے سوشل افیئرز کے نمائندہ نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ آپ کو ایک چھوٹی سی جماعت جس کا نام جماعت احمدیہ ہے سے متعارف کراتا ہوں۔ اس جماعت کو دیگر اسلامی فرقے مسلمان نہیں سمجھتے جس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کی قائل نہیں۔ امسال ۳۰ ہزار احمدی اپنے جلسہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ اگر آپ ٹلفورڈ آئیں تو آپ کو یہاں خیموں کا شہر بستا ہوا نظر آئے گا اور جلسہ گاہ کے باہر مختلف ملکوں کے جھنڈے ہوا میں لہراتے ہوئے نظر آئیں گے۔ احمدیوں کا اپنا ٹیلیویژن سٹیشن بھی ہے۔

✿ ......روزنامہ اوصاف لندن اپنی ۲۹/جولائی کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ جماعت احمدیہ انگلستان کے ۳۷ ویں جلسہ کے دوسرے روز جماعت کے خلیفہ مرزا مسرور احمد نے اپنے خطاب میں دنیا بھر میں احمدیت کی ترقی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت تک قرآن مجید کے ۵۷ زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں اور مزید ۲۵ زبانوں میں تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ رقیم پریس ٹلفورڈ سے دوران سال دولاکھ ۲۹ ہزار کتب اور جرائد شائع کئے گئے۔

✿ ......روزنامہ جنگ لندن ۲۹/جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ جلسہ کے دوسرے روز مرزا مسرور احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ گزشتہ سال کیوبا میں احمدیت کا پودا لگایا گیا۔ اس طرح دنیا کے ۱۷۶ ممالک میں احمدیہ جماعت مستحکم ہو چکی ہے۔ قرآن مجید کے تراجم کے علاوہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی بھی دنیا کی ۵۳ زبانوں میں شائع ہو چکی ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ کا ادارہ مستقل بنیادوں پر دنیا کے غریب ممالک میں کام کر رہا ہے۔ افریقہ کے تین ممالک گیمبیا، بورکینا فاسو اور سیرالیون میں نوجوانوں کو کمپیوٹر کی تعلیم دینے کے لئے پانچ مراکز کھولے گئے ہیں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

پریس اینڈ پبلی کیشن ڈیسک جو رشید احمد چوہدری کے زیرنگرانی دنیا کے اٹھارہ ممالک میں کام کررہا ہے ۔ یہ ڈیپارٹمنٹ جہاں بھی جماعت کے خلاف کوئی ظلم ہوتا ہے اس کومختلف طریقوں سے ا خبارات ورسائل تک پہنچاتا ہے۔

❁......ماریشس نیوز، اپنی ستمبر ۲۰۰۳ء کی اشاعت میں جلسہ کی کارروائی کا مختصر تذکرہ کرکے لکھتا ہے کہ اس جلسہ میں ۸۱ ممالک سے ۲۵ ہزار افراد شامل ہوئے اور خاص طور پر ماریشس سے آنے والے بھاری وفد کا تذکرہ کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے حاضرین کو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ومہدی معہود کے الفاظ میں نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ میرے ماننے والے تین دن تکلیف اٹھا کر اس جلسہ میں شامل ہوں اور روحانی باتوں کو سنیں تا کہ آپ کے ایمان، یقین اور معرفت میں ترقی ہو۔ یہاں روحانی ماحول میں دن گزارنے سے آپ میں رشتہ اخوت قائم رہے گا۔

اخبار نے جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں ترقیات کی تفصیل بھی دی۔

❁......نوائے وقت ویکلی اپنی یکم اگست کی اشاعت میں جلسہ کی خبر شائع کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے اہل علم سے اپیل کی کہ وہ اس قلمی جہاد کے لئے اپنی خدمات پیش کریں ۔دوران سال شائع ہونے والی مختلف کتابوں کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے رشید احمد چوہدری کی تصنیف کردہ کتاب "My Book about God" کی تعریف کی کیونکہ اس میں بچوں کو آسان فہم زبان میں خداتعالیٰ کے تصور سے آگاہ کیا گیا ہے۔

❁......لندن سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبار کشمیر ٹائمز (انگریزی) نے اپنی یکم اگست کی اشاعت میں جلسہ سالانہ یوکے کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ آٹھ لاکھ سے زیادہ افراد امسال جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ۔ جماعت احمدیہ دنیا بھر کے ۱۷۶ ممالک میں مستحکم ہوچکی ہے۔امسال جلسہ سالانہ میں ۸۱ ممالک سے پچیس ہزار افراد نے شرکت کی ۔ پہلا جلسہ سالانہ آج سے ۱۱۲ سال قبل ہوا تھا۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد نے بتایا کہ دوران سال جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں ۱۲۱ مساجد بنانے کی توفیق ملی اور ۱۰۵ بنی بنائی مساجد گاؤں کے گاؤں احمدی ہونے کے باعث ملی ہیں۔امام جماعت احمدیہ نے یہ بھی بتایا کہ دنیا میں صرف احمدیہ مسلم جماعت ہی ایسی ہے جس کو دنیا کی ۵۷ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے ۱۲ ممالک میں ۳۶ ہسپتال چل رہے ہیں اور ہومیوپیتھک علاج کے ذریعہ ۹۴ ہزار مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ امام جماعت احمدیہ نے ڈاکٹروں کو افریقہ میں کام کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی۔

❁......روزنامہ نیشن نے اپنی ۲؍اگست کی اشاعت میں جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے افریقہ کے مختلف علاقوں کے بادشاہوں کی جلسہ میں شرکت کی اطلاع دی اور اپنے نمائندہ عرفان احمد خان کے حوالے سے بتایا کہ جلسہ میں Okanfo، Alada اور Parakou کے بادشاہوں کے علاوہ سلطان آف Zinder اور سلطان آف Agadez نے شرکت کی جو سب اپنے شاہی لباس میں ملبوس تھے۔ان کے علاوہ گھانا کے انرجی منسٹر اور انگلستان کے مختلف علاقوں کے میئرز اور ممبران پارلیمنٹ بھی شامل تھے۔

❁......ہفتہ وار ایشین پوسٹ (انگریزی) نے اپنی یکم اگست کی اشاعت میں لکھا کہ احمدیہ جماعت کے ممبران افریقہ، ایشیا اور یورپین ممالک سے اپنے نئے منتخب شدہ روحانی لیڈر حضرت مرزا مسرور احمد کو سننے کے لئے ۳۰ ہزار کی تعداد میں اسلام آباد ٹلفورڈ میں جمع ہوئے۔ پاکستان سے بھی کثیر تعداد آئی ہوئی تھی جہاں آئین کی رو سے انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ ہیومین رائٹس ادارے اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ احمدی مسلمان پاکستان میں ظلم کا شکار ہورہے ہیں اور انہیں قتل کیا جارہا ہے۔

❁......ڈیلی مرّر سری لنکا اپنی ۵؍اگست کی اشاعت میں عبدالعزیز کے حوالے سے جلسہ کی خبر شائع کرتا ہے جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور جلسہ سالانہ میں ہونے والی تقاریر کا ذکر کرتا ہے۔ وہ جلسہ میں ٹونی کولمین ممبر پارلیمنٹ پٹنی، نیز فارنہم، ویورلے اور لندن کے سٹن بورو کے میئر صاحبان کے جلسہ سے خطابات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ انگلستان کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے بھی اس جلسہ کے لئے خاص پیغام بھیجا تھا جو جلسہ میں ٹونی کولمین نے پڑھ کر سنایا۔

❁......نوائے وقت لندن اپنی یکم اگست کی اشاعت میں اور روزنامہ نیشن ۲۸؍جولائی کی اشاعت میں لکھتے ہیں کہ جلسہ میں برطانوی ممبر آف پارلیمنٹ ٹونی کولمین نے حاضرین کو بتایا کہ پچھلے ہفتہ وہ افریقہ میں دولت مشترکہ کی ایک کانفرنس میں شریک تھے جہاں تیس افریقی ممالک کے نمائندوں نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی عظیم الشان خدمات کو سراہا۔ ٹونی کولمین نے اپنے خطاب میں وزیراعظم برطانیہ کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا جنہوں نے کہا کہ 'مَیں ایک دفعہ پھر احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے جلسہ میں حاضر ہونے والے تمام نمائندگان سے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ جلسہ عظیم الشان کامیابیوں سے ہمکنار ہوگا'۔

سلاؤ سے ممبر پارلیمنٹ اور ہوم آفس کی وزیر Fiona Metaggart نے اس موقع پر بھجوائے گئے پیغام میں تمام حاضرین سے جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد کی وفات پر تعزیت کی اور نئے خلیفہ کے انتخاب پر ان سے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت برطانیہ جماعت احمدیہ کے معاشرہ میں اعلیٰ اقدار کے فروغ کے لئے مثبت اندازفکر اور کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

گلڈفورڈ کے علاقہ سے ممبر پارلیمنٹ Sue Docherty نے اس موقع پر کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کی خدمت خلق کی کوششوں کی معترف ہے۔اور فلاحی پروگراموں مثلاً کینسر ریسرچ، Save the Children اور بے گھر افراد کے لئے کھانے کی فراہمی پر جماعت کی شکرگزار ہے۔

❁......روزنامہ اوصاف لندن اور روزنامہ جنگ لندن نے اپنی ۳۰؍جولائی کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کے بخیروخوبی اختتام پذیر ہونے کی خبر شائع کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد کے آخری دن کی تقریر کا خلاصہ بیان کیا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کو شرائط بیعت کی اہمیت سمجھائی۔ یہ شرائط بیعت جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے مقرر کی تھیں۔

ان اخبارات نے عالمی بیعت کا بھی ذکر کیا اور لکھا کہ دنیا بھر سے آٹھ لاکھ ۹۲ ہزار ۴۰۳ ؍افراد نے بذریعہ سیٹلائٹ مرزا مسرور احمد کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

❁❁❁❁

جماعت احمدیہ لیگوس سٹیٹ (نائجیریا) کا
تیسرا تربیتی جلسہ

ایک ہزار احباب کی شرکت۔کتب کی نمائش ، بکسٹال کا اہتمام

(رپورٹ:مولوی ذکراللہ ایّوب ۔مبلغ سلسلہ نائیجیریا)

جماعت احمدیہ لیگوس سٹیٹ کے زیراہتمام مسلم کمیونٹی M.M.C پرائمری سکول اور انگلکین (Englican) پرائمری سکول Iworo Ajido میں امسال تیسرے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خصوصی تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔جلسہ بروز ہفتہ ۲۲ مارچ تلاوت قرآن سے شروع ہوا جو معلم عبدالحکیم صاحب Obaditan نے کی ۔خاکسار نے افتتاحی تقریر میں تفصیل سے اس امر کا ذکر کیا کہ ہمیں یہ امر مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس وقت افراد جماعت احمدیہ اس دور میں اپنی دینی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے تئیں تیار کریں ۔خدا کی باتیں پوری ہوکر رہیں گی ۔ساری دنیا کے دل اسلام کے نور سے منور ہوں گے اور حضرت محمد ﷺ کی محبت دلوں میں پیدا ہوگی ۔مگر اس عظیم مہم میں ہمیں بے انتہا قربانیاں پیش کرنی ہوں گی یہ قربانیاں پیش کرنے کے لئے ابھی سے اپنے تئیں تیار کریں ۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اور زیادہ کھینچنے کے لئے دعاؤں کی عادت ڈالیں۔خاکسار کی تقریر کے بعد الحاج عبدالعزیز صاحب BALOGUN نے صدارتی تقریر کی ۔اسکے بعد استاذ عبدالسلام صاحب ارمیاء نے یوروبا زبان میں آنحضرت ﷺ کی زندگی کے مناقب کھول کر بیان کئے ۔دوسری تقریر مکرم DR.M.A.Fashola نے کی جس کا عنوان "An Ideal Muslim Home" تھا۔ اور اس جلسہ کی تیسری اور آخری تقریر مکرم معلم محمد قاسم صاحب کی تھی انہوں نے احباب کو چندہ جات کے بروقت ادا کرنے کی طرف قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں توجہ دلائی ۔اس اجلاس میں اس شہر کے علاوہ نزدیکی گاؤں کے چیف امام تشریف لائے اور دوسرے مسلمانوں نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی اور جماعتی خدمات کو سراہا۔شام آٹھ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم سلیمان Atanda صاحب نے پڑھائی اور نماز فجر کے بعد درس قرآن وحدیث مکرم عبدالحکیم صاحب اور مکرم عبداللطیف صاحب Salisu نے دیئے۔جبکہ مکرم معلم اسماعیل صاحب Adeniyi نے درس ملفوظات دیا۔اس کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی۔

اختتامی اجلاس کا آغاز صبح نو بجے تلاوت قرآن مجید ونظم کے ساتھ ہوا۔مجلس خدام الاحمدیہ لیگوس سٹیٹ کی طرف سے مارشل آرٹس کا مظاہرہ پیش کیا گیا۔اس کے بعد پہلی تقریر الحاج A.Anifowo صاحب نے قرآن کریم کی ضرورت کے موضوع پر کی ۔دوسری تقریر مکرم معلم قاسم صاحب Oyekola نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے موضوع پر کی ۔ اجلاس کی آخری تقریر خاکسار نے اسلام میں خدمت خلق کے موضوع پر کی جبکہ مکرم جسٹس مفتاح صاحب Olokooba نے صدارتی خطاب کیا ۔ایک ہزار احباب نے شرکت کی ۔ان میں چارسو نومبائعین بھی تھے۔شعبہ نمائش نے اپنا الگ ٹینٹ لگایا ہوا تھا جس میں کتابوں کی نمائش کے علاوہ جماعتی لٹریچر فروخت کے لئے پیش کیا گیا۔اختتامی دعا کے بعد یہ جلسہ بخیرو خوبی اختتام پذیر ہوا۔❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ۔ربوہ
☆ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

”اللہ تعالیٰ آپکے عرصہ فیض کو بڑھاتا رہے اور بہت سی سعید روحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہوں۔“ (خط 19/8/93)

۱۹۹۳ء کی عالمی بیعت کے موقع پر دنیا کے کونے کونے سے 204308 سعید روحوں نے حضورؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور پھر عالمی بیعت کے دوسرے سال کی تیاری شروع ہوگئی۔ اس کے لئے حضورؒ نے فرمایا: ”الحمد للہ کہ ۱۹۹۳ء کا سال عظیم الشان اور تاریخ ساز کامیابیوں کے ساتھ اختتام کو پہنچا اور بیعتوں کے لحاظ سے ایک تاریخی سال بنا۔ اللہ تعالیٰ نے عالمی بیعت کی تحریک کو عظیم برکتوں سے معمور فرمایا اور ایک ایسی ہوا احمدیت کے پیغام کی قبولیت کی چلائی کہ دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہوجاتا ہے۔ اس دوڑ میں حکمت کے ساتھ اور پوری قوّت کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے داخل ہوجائیں اور روحانی برسات کے اِس موسم میں موسلا دھار بارش سے کما حقہٗ فیض یاب ہوں۔“ (خط 11/3/04)

❁......حضورؒ کا ارشاد تھا کہ دعوت الی اللہ کے لئے لوگوں کے ساتھ پیار، محبت اور ہمدردی کے ساتھ پیش آئیں اور اُن کے دل جیتیں۔ اس ضمن میں حوصلہ افزائی فرماتے اور ایک خط میں تحریر فرمایا: ”آپ نے وہاں حیرت انگیز طور پر دلوں میں جگہ پائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ احمدیت نے وہاں نفوذ پکڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکی اس خدمت کو ہمیشہ زندہ رکھے گا انشاء اللہ۔ اب تو آپ کی بیگم صاحبہ بھی ایک ایک اور دو گیارہ بن کر وہاں پہنچ گئی ہیں اور خوب خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ اَللّٰھُم زِدْ فَزِد وبَارِک۔ جو ایمان افروز واقعات آپ نے لکھے ہیں اُن سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ خدا نے کس طرح زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا دیا ہے اور ایک مری ہوئی قوم کو زندہ کر دیا ہے۔ خدا اس زندگی کو سارے جزائر میں پھیلا دے آمین“ (خط 20/4/91)

❁......طوالو دنیا کے غریب ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ حضورؒ کو ان کی فلاح و بہبود اور خوشحالی کا بھی فکر رہتا تھا۔ اس سلسلہ میں ہدایت بھجوائی کہ: ”اس بات کا بھی جائزہ بھی لیں کہ اگر طوالو میں کوئی انڈسٹری جاری کی جاسکے جس میں پاکستان سے احباب جماعت بھی آسکیں اور کام کرسکیں تو اس کے کیا امکانات ہیں۔“ (خط 6/2/87) اور پھر اِن جزائر اقوام کیلئے یہ پُر حکمت اور زندگی بخش پیغام بھجوایا کہ: ”دین کے علاوہ دنیا کے لحاظ سے بھی اُن کی بہتری اِسی میں ہے کہ احمدی ہوجائیں۔ اِسی میں اُن کا مفاد اور فلاح ہے۔ احمدیت سے وابستہ ہوجائیں تو ساری دنیا کے لئے نفع بخش ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے سارے علاقہ کو احمدیت کے نور سے منور کردے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔“

(خط 20/11/86)

صد سالہ جوبلی کے لئے تیاری کے سلسلہ میں حضورؒ نے 30 جنوری 1987ء کو مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ میں طوالو کے حوالے سے داعیان الی اللہ کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور اُنہیں بروقت پورا کرنے کی خصوصی توجہ دلائی۔ فرمایا:

”ساری دنیا کے داعیان الی اللہ اس مضمون کو پیش نظر رکھ کر ایک نیا عہد باندھیں کہ دو سال کا وقفہ بہت ہی تھوڑا وقفہ ہے۔ داعین الی اللہ بننے کے لئے شروع میں کچھ محنت کرنی پڑتی ہے۔ بعض درختوں کو دیکھا ہے کہ وہ چند سال کے بعد پھل لاتے ہیں۔ بعض درخت ہیں جو جلدی پھل لے آتے ہیں۔ اس لئے آپ وہ درخت بننے کی کوشش کریں جو جلدی پھل لاتا ہے۔ اور انسان ایک ایسی چیز ہے جو ہر قسم کا درخت بننے کا مادہ رکھتا ہے۔ تمام کائنات کا خلاصہ ہے۔ اس لئے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مَیں وہ درخت ہوں جس کو بارہ سال کے بعد پھل لگے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے اندر یہ لچک رکھی ہے اور یہ قوت صرف انسان میں پائی جاتی ہے کہ اُس کے اندر ہی کیفیات بدلنے کی طاقت ہے۔ اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کی طاقت ہے، اُنہیں کم کرنے کی بھی طاقت ہے۔ اگر صلاحیتیں بڑھائے تو اجر غیر ممنون کی طرف حرکت کرتا ہے اور اگر صلاحیتیں گھٹانی شروع کرے تو اسفل السافلین کی طرف حرکت کرتا ہے۔ اس لئے آپ اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ آپکو یہ توفیق عطا فرما سکتا ہے کہ آپ جلد پھل دینے والے درخت بن جائیں اور بار بار پھل دینے والے بن جائیں۔ یہی ہے مثال جو قرآن کریم نے مومن کی دی ہے۔ اور اس کے متعلق فرمایا: ﴿تُوْتِی اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِ ذْنِ رَبِّھا﴾ کہ یہ درخت ہے۔ مومن کا طیب درخت جو اللہ کے اذن کے ساتھ ہر لمحہ پھل دیتا ہے۔ سال میں ایک دفعہ والا بھی نہیں یہ تو ہمیشہ پھلوں سے لدا رہتا ہے۔ اس لئے خدا خدا تعالیٰ آپ کی استطاعت کی انتہا یہ بیان فرمائی اور اس پر خدا تعالیٰ نظر رکھ رہا ہے۔ کہ ایسے مومن بندے بنیں۔ آپ کی کوششوں کو پھل تو لازماً لگنے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر دفعہ تبلیغ ہی کا پھل لگے۔ کُلَّ حِیْنٍ سے مراد جس قسم کے پھل ہیں وہ مومن دیکھتا رہتا ہے اور اسے کئی طرح کے پھل اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہوتے رہتے ہیں۔ کہیں دعائیں قبول ہورہی ہیں اور کہیں مشکلات سے نجات بخش رہا ہے۔ کہیں ویسے ہی اپنے پیار کا اظہار کررہا ہے کئی طریق سے۔ تو ان پھلوں میں ایک پھل داخل کرلیں تو ہرگز بعید نہیں کہ سال میں ایک دفعہ نہیں سال میں کئی دفعہ آپ کو آپکی تبلیغ کو میٹھے پھل لگنے شروع ہوجائیں۔ ایسے داعی الی اللہ ہیں اللہ کے فضل سے جنہوں نے گزشتہ ایک دو سال میں پچاس سے زائد بیعتیں کروائی ہیں۔ نئی جگہوں پر احمدیت کے پودے لگائے ہیں۔ مثلاً افتخار احمد ایاز صاحب ہیں۔ ایک جزیرہ میں ہی پچاس سے زائد اب تک بیعتیں ہوچکی ہیں۔ پھر ایک ساتھ کے جزیرے میں بھی ایک خاندان کو اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں سے توفیق عطا فرمائی اور یہ کوئی باقاعدہ مبلغ تو ہیں ہی نہیں۔ اپنا کام کرتے ہیں اور وہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں کام کے بعد وقت نہیں ملتا اُن کے لئے ایک نمونہ ہے۔ یہ تو ہر شخص کے لئے خدا تعالیٰ نے توفیق رکھی ہوئی ہے۔ آئندہ دو سال کے لئے ہر احمدی کو دوبارہ عہد کرنا چاہئے۔ اب آخری دو سال رہ گئے ہیں صد سالہ جشن میں کہ اِن دو سالوں میں مَیں اپنا نام بھی خدا تعالیٰ کی اس فہرست میں لکھوا لوں گا جس کا ذکر قرآن کریم کی ان آیات میں ملتا ہے کہ میری نظر پڑتی ہے جب تم اچھے کام میری خاطر کرتے ہو۔“

(خطبہ جمعہ 30/1/87 مسجد فضل لندن)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دائمی پھلوں والے درخت بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنی دعوت الی اللہ کے پھل ہمیشہ اپنے پیارے آقا رحمہ اللہ کے حضور پیش کرتے رہیں اور اُن کی روح کے لئے باعث صد افتخار بنیں۔

❁❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

گوتھن برگ میں کتب کے عالمی میلہ میں جماعت احمدیہ سویڈن کی کامیاب شمولیت

ہزاروں افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے علاوہ قرآنِ مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے سویڈش ترجمہ اور دیگر کتب کی وسیع پیمانے پر فروخت

(رپورٹ مرتبہ: آغا یحییٰ خان مبلغ سلسلہ سویڈن)

سویڈن جو خوبصورت جھیلوں کا ملک ہے اس میں سال میں ایک مرتبہ کتب کا ایک عالمی میلہ لگتا ہے جس میں تمام دنیا سے کتب پڑھنے اور خریدنے کے شوقین کھنچے چلے آتے ہیں اور اپنی من پسند زبان میں کتب خریدتے ہیں۔ امسال ۲۵ر سے ۲۸ر ستمبر تک گوتھن برگ (سویڈن) میں کتب کی انیسویں عالمی نمائش منعقد ہوئی۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا اس میں سالِ گذشتہ میں 918 ناشرینِ کتب نے شرکت کی اور 533 مذاکرات منعقد ہوئے اور ایک لاکھ آٹھ ہزار سات سو اکتیس افراد نے استفادہ کیا جبکہ اس سال زائرین کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب تھی اور ہفتہ کے روز اس میلے کی 19 سالہ تاریخ میں پہلی بار ایک دن میں 33000 ہزار افراد نے ٹکٹ خریدے۔ امسال 802 اداروں نے شمولیت کی اور 547 مذاکرات میں 750 مقررین نے تقاریر کیں اور 1168 اخبار نویسوں نے اس میں دلچسپی لی۔

حسبِ سابق جماعت احمدیہ سویڈن نے اس عالمی میلہ میں شعبہ اشاعت کی وساطت سے اسلامی کتب کا سٹال لگایا جو ساٹھ ممالک کے اس عالمی کتب کے میلہ میں اپنی قسم کا واحد سٹال تھا۔ ہم نے قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی شہرہ آفاق کتاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کے بیشتر زبانوں میں تراجم، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی علم و عرفان سے بھرپور کتب کی نمائش کی اور قرآنِ مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے سویڈش ترجمہ کی وسیع پیمانے پر فروخت کے علاوہ دہشت گردی کے خلاف اسلامی نقطہ نظر اور اسلام اور احمدیت کے تعارف پر مشتمل پمفلٹ بڑی تعداد میں تقسیم کئے۔ خاکسار مسلسل سٹال پر موجود رہا اور آنے والوں کو جماعت کا تعارف بھی کراتا رہا اور ان کے بعض سوالات کے تسلّی بخش جوابات بھی دئے۔

سٹال پر انصار، خدام نے چاروں روز ڈیوٹیاں دیں، لٹریچر مفت بھی تقسیم کیا اور آنے والے مہمانوں کو جماعت کا تعارف کرایا اور 3900 کرونر کا لٹریچر فروخت کرنے کے علاوہ جماعتی تعارف کے بارہ میں اور اس زمانہ میں جہاد بالسیف کے خلاف اسلامی لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کیا۔ دلچسپی رکھنے والوں کے سوالات کے جوابات کے علاوہ تین مشہور مصنفین کو جن میں ایک لٹریچر میں نوبل انعام پانے والے بھی تھے انہیں اسلامی کتب تحفۃً پیش کیں۔ ہماری حوصلہ افزائی کے لئے مکرم نیشنل امیر صاحب بھی گاہے بگاہے سٹال پر تشریف لاتے رہے۔ اس کے علاوہ خاص بات یہ تھی کہ مکرم و محترم وکیلِ اعلیٰ صاحب تحریکِ جدید مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب بھی مسلسل دو دن سٹال پر تشریف لائے اور جہاں ہم سب کی حوصلہ افزائی فرمائی وہاں بہت سی قیمتی نصائح بھی فرمائیں اور راہنمائی بھی کی جس کی وجہ سے انشاء اللہ آئندہ سالوں میں اس نمائش کو بہت بہتر بنایا جاسکے گا۔

اس نمائشِ کتب کے آخری روز ہماری درخواست پر نمائش کی مدار المہام آنّا فالک (ANNa FALK) ہمارے سٹال پر تشریف لائیں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریکِ جدید ربوہ نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی معرکۃ الآراء تصانیف پیش کیں جو انھوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں اور ڈیوٹی پر موجود انصار خدام کے افراد کا رضا کارانہ جذبہ دیکھ کر خوب سراہا۔

خدا کرے کہ اس نمائش کے نتیجہ میں ہونے والے رابطے ثمر آور ہوں اور اللہ تعالیٰ تمام انصار، خدام، اطفال اور لجنہ اماء اللہ کے ممبران جنہوں نے نمائش کو کامیاب بنانے کی سعی بلیغ کی انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِي نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEERPARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

”الفضل ڈائجسٹ“ کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت بابو فضل الدین صاحبؓ

حضرت بابو فضل الدین صاحب ۲؍فروری ۱۸۹۷ء کو سیالکوٹ میں حضرت میاں فیروزالدین صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے پڑدادا حضرت میاں نظام الدین صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کے سیالکوٹ میں قیام کے دوران حضورؑ کے دینی مشاغل سے کسی حد تک واقفیت تھی چنانچہ جب حضورؑ نے دعویٰ فرمایا تو انہوں نے اپنے سب اہل خانہ کی طرف سے بیعت کا خط لکھ دیا۔ اس طرح اس خاندان کی چار پشتوں کو ”اصحاب احمد“ میں شمولیت کی سعادت عطا ہوئی۔

حضرت بابو فضل الدین صاحبؓ نے ۱۹۱۴ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۱۷ء میں چیف کورٹ (ہائی کورٹ) لاہور میں ملازمت اختیار کرلی۔ آپؓ لاہور کے سیکرٹری مال اور نگران بھی رہے۔ ہمیشہ امراء جماعت کے دست راست کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ تحقیقاتی عدالت کے سلسلہ میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے وکلاء کی میٹنگ بلائی تو آپؓ بھی اس میں شامل تھے۔

آپؓ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپؓ کے نزدیکی رشتہ داروں کو جو بغرض تعلیم لاہور آتے، آپؓ کے ہاں قیام وطعام کی سہولت حاصل رہتی۔ آپؓ کا مختصر ذکر خیر مکرم میاں مبارک علی صاحب کے قلم سے روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۵؍مئی ۲۰۰۳ء میں شامل اشاعت ہے۔

......❁......❁......❁......

محترم عبدالرشید اغبولہ صاحب

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۲۱؍مئی ۲۰۰۳ء میں مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کی وفات کی اطلاع دی گئی ہے۔ آپ ۱۳؍مئی ۲۰۰۳ء کو بعمر ۵۰ سال وفات پاگئے۔

آپ ۳؍مئی ۱۹۵۳ء کو نائیجیریا میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷۳ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ دینی علم کے شوق میں ۲۰؍دسمبر ۱۹۸۰ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۸۷ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ بڑے مستعد اور محنتی طالبعلم تھے۔ دوران تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ نومبر ۱۹۸۷ء میں آپ کا تقرر نائیجیریا میں ہوا۔ کچھ عرصہ بطور امیر و مبلغ انچارج بھی خدمت کی توفیق پائی۔ گیانا (جنوبی امریکہ) میں بھی بطور مبلغ خدمت کرتے رہے۔ دسمبر ۱۹۹۱ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی توفیق بھی پائی۔ آپ موصی تھے۔ الارو (نائیجیریا) میں تدفین عمل میں آئی۔ اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑی ہیں۔

......❁......❁......❁......

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۲۵؍جون ۲۰۰۳ء میں مکرم عبدالقدیر قمر صاحب اپنے مضمون میں مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ میرے کلاس فیلو تھے۔ رات کو کثرت سے نوافل ادا کرتے اور لمبی تہجد میں دعائیں کرتے۔ کسی کو نماز میں سست دیکھتے تو ناراض ہونے کی بجائے دعاؤں کے ساتھ اُس کی تربیت کی کوشش کرتے۔ خدام الاحمدیہ ربوہ کے ناظم تربیت بھی رہے۔ کئی بار نماز فجر سے قبل ہوسٹل سے نکلتے اور مختلف محلّوں کا چکر لگاتے ہوئے صل علیٰ کرتے۔ قرآن کریم سے ازحد عشق تھا۔ یوں لگتا کہ گویا انہوں نے حفظ کر رکھا ہے۔ کلاس میں کسی آیت کے حوالہ کی ضرورت ہوتی تو فوراً متعلقہ آیت پڑھ دیتے۔

غیر ملکی اور اردو زبان سے ناآشنا ہونے کے باوجود بہت محنت کے عادی تھے۔ جلد ہی زبان پر اتنا عبور حاصل کرلیا کہ کلاس میں بھی پوزیشن لینے لگے۔ علم حاصل کرنے کا جنون تھا اور بہت جفاکش اور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ جامعہ کے پیدل سفر میں جو ربوہ سے خوشاب تک اور واپس ربوہ تک ہوتا ہے اور چار دن میں مکمل ہوتا ہے، آپ نے دو روز میں مکمل کرلیا اور اگلے ہی دن ایک فٹ بال کا میچ بھی کھیلا۔

قواعد کی خود بھی پابندی کرتے اور دوسروں سے بھی کرواتے۔ کسی تعلق کی وجہ سے کبھی رعایت نہ کرتے۔ ہوسٹل میس کے صدر بنے تو اس کا عملی نمونہ دکھایا۔ انگریزی زبان کے بہت اچھے مقرر تھے اور مقابلوں میں انعامات حاصل کرتے تھے۔

آنحضورﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ سے انتہائی عشق تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے کلام سے آنحضورﷺ کی مدح میں بیسیوں شعر یاد تھے۔ کثرت سے درود شریف پڑھتے۔ ایک بار سیالکوٹ گئے تاکہ مقامات مقدسہ کی زیارت کریں۔ وہاں درودیوار سے لپٹ لپٹ کر روتے اور فدائیت کا اظہار کرتے رہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہمارا محبوب اور خدا کا مسیح آیا تھا۔

......❁......❁......❁......

چند یادیں - چند باتیں

ماہنامہ ”احمدیہ گزٹ“ کینیڈا جنوری ۲۰۰۳ء میں مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب اپنی بعض یادوں کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت مصلح موعودؓ نے نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کی تو مَیں نے بھی اس کا فارم حاصل کیا لیکن جب شرائط پڑھیں تو وہ بہت سخت لگیں اور وقف کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ بعض لوگ جب کسی وجہ سے وقف پر قائم نہ رہ سکے تھے تو اُنہیں اخراج از نظام جماعت اور بعض کو مقاطعہ کی سزائیں دی گئی تھیں۔ میرے والد صاحب اور اساتذہ نے بھی مجھے وقف کی تحریک کی لیکن مَیں نے وقف نہ کیا۔ اس تمام عرصہ میں میرا نفس مجھے ملامت کرتا رہا اور مَیں دعا کرتا رہا۔ آخر میرا انشراح ہوگیا کہ مجھے کسی دفتر یا جماعت یا خلیفہ وقت کے لئے وقف نہیں کرنا بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کرنا ہے۔ اس خیال سے مجھے بہت تقویت ملی اور مَیں تحریک جدید کے دفتر چلا گیا جہاں میرے ماموں مکرم مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب انچارج تھے۔ اُن کی طبیعت میں صاف گوئی بہت تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ نہ سمجھنا کہ یہاں ماموں موجود ہے، فیصلہ اچھی طرح سوچ کر کرو۔ مَیں نے کہا اچھی طرح سوچ لیا ہے اور اسی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ سن کر الحمدللہ کہا اور مجھے فارم دیدیا جو مَیں نے پُر کرکے جمع کروادیا۔

میرے والد حضرت قاضی محمد رشید صاحب حکومت کے محکمہ آرڈیننس سے بطور سویلین گزیٹڈ آفیسر ۱۹۵۲ء میں ریٹائرڈ ہوئے تو انہوں نے زندگی وقف کردی اور حضورؓ نے انہیں وکیل المال ثالث تعینات کیا۔ ۱۹۵۴ء میں جب تعلیم الاسلام کالج لاہور سے ربوہ منتقل ہوا تو کالج کا یونیورسٹی سے الحاق کرانے کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ سائنس کے اساتذہ میں ایزادی کی جائے۔ حضورؓ کا اصول تھا کہ نئے M.Sc کرنے والے کو استاد رکھا جائے حالانکہ اُس وقت فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں پانچ M.Sc. موجود تھے لیکن جب ایک روز میرے والد صاحب نے دفتر ملاقات کے دوران حضورؓ سے عرض کیا کہ میرا بیٹا جو زندگی وقف ہے وہ M.Sc. کرچکا ہے تو حضورؓ نے فرمایا کہ اُسے مجھ سے ملوائیں۔ صورتحال یوں تھی کہ مَیں کیمیکل ٹیکنالوجی میں M.Sc. کرکے ایک انڈسٹری میں ملازم تھا کیونکہ ڈگری لینے کے لئے دو ماہ کی انڈسٹری ٹریننگ ضروری تھی۔ اچانک ہماری فیکٹری سالانہ بوائلر انسپکشن کے لئے بند ہوئی تو مَیں ریلوے ٹرین کے ذریعہ ربوہ چلا گیا جو رات بارہ بجے وہاں پہنچی۔ جب مَیں نے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو میرے والد صاحب نے دروازہ کھولا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ابھی تک نہیں سوسکے کیونکہ انہوں نے حضورؓ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے صبح حضورؓ کی خدمت میں پیش کردیں گے لیکن ایسا تقریباً ناممکن تھا کیونکہ کسی کو پیغام دے کر بھجوا بھی دیتے تو اِن کو علم نہیں تھا کہ میری رہائش کہاں ہے۔ چنانچہ وہ دعا میں مصروف ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمالی۔

اگلی صبح میں حضورؓ کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ حضورؓ نے پہلا سوال یہ کیا کہ کیا آپ کو پڑھانے کا شوق ہے؟ چونکہ میرا طبعی میلان نہیں تھا اس لئے جواب دیا کہ حضور! مجھے پڑھانے کا شوق تو نہیں ہے۔ میرے اس غیر متوقع جواب کو سن کر حضورؓ کافی دیر خاموش رہے۔ یہ خاموشی بہت دوبھر تھی۔ پھر دوسرا سوال فرمایا کہ اگر آپ کو پڑھانے کے کام پر لگادیا جائے تو کیا اس کام میں شوق پیدا کریں گے؟ اس سوال سے میری جان میں جان آئی اور عرض کیا کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ شوق پیدا کروں گا۔ حضورؓ نے فرمایا کہ کالج میں جاکر (حضرت مرزا) ناصر احمد (صاحب) سے ملوں اور ہدایات حاصل کروں۔ چنانچہ میری کالج میں تعیناتی ہوگئی اور مجھے قریباً ۳۵ سال پڑھانے کا موقع ملا۔

مضمون نگار ایک ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مکرم میجر راجہ عبدالحمید صاحب سابق مبلغ امریکہ وجاپان جب ۱۹۳۰ء کی دہائی میں احمدی ہوئے تو وہ کسی سول محکمہ میں کلرک تھے، اُن کے والد نے سخت مخالفت کی۔ ایک بار جب حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ راولپنڈی میں رُکے تو انہوں نے اس خیال سے آپؓ کی دعوت کی کہ آپؓ کی کسی بات سے اُن کے والد صاحب متأثر ہوجائیں اور مخالفت میں کمی آجائے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کا تعارف یہ کہہ کر کرایا گیا کہ یہ B.A. ہیں اور انگلینڈ ریٹرن ہیں۔ اُن دنوں یہ دونوں باتیں اعزاز ہوتی تھیں۔ بہرحال حضرت مولوی صاحبؓ نے سارا وقت کوئی بات نہ کی۔ بعد میں مکرم راجہ صاحب نے میرے والد صاحب سے شکوہ کیا کہ مَیں نے مشکل سے رقم مہیا کرکے دعوت کی لیکن حضرت مولوی صاحبؓ نے میرے والد صاحب کو احمدیت کے بارہ میں کچھ نہ سمجھایا۔ میرے والد صاحب نے تسلّی دی کہ بعض اوقات بات وہ کام نہیں کرتی جو صالح کی صحبت کرجاتی ہے۔ اور واقعہ میں ایسا ہی ہوا کہ راجہ صاحب کے والد نے دیکھا کہ یہ شخص تعلیم یافتہ اور انگلینڈ ریٹرن ہونے کے باوجود اتنا سادہ ہے تو احمدیت میں ایسی کیا خاص بات ہے۔ جب انہوں نے سلسلہ کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو جلد ہی احمدیت قبول کرلی اور پھر وصیت بھی کرلی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

ماہنامہ ”انصاراللہ“ ربوہ مئی ۲۰۰۳ء میں حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو اشعار شائع ہوئے ہیں۔ مکرم پیر معین الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضورؒ کی بچیوں نے بتایا ہے کہ آخری دنوں میں یہ اکثر حضورؒ کے وردزبان رہتے تھے:

مَیں گہری نیند سونا چاہتا ہوں
مَیں اب خاموش ہونا چاہتا ہوں
جو بچھڑے ہیں، جو روٹھے ہیں، مَیں ان سے
گلے مِل مِل کے رونا چاہتا ہوں

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@hotmail.com

Vol. 10 Friday, October 17, 2003 Issue No. 42

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

پاکستان کے اخوند قبائل میں ایک معروف شخصیت:

سر ڈینزل اِبٹسن (Sir DENZIL IBBETSON) نے اپنی کتاب پنجاب کی ذاتیں (PUNJAB CASTES) میں یہ تحقیق بیان کی ہے کہ اخوند قبیلہ کے ہزاروں افراد پشاور، بنوں اور راولپنڈی میں آباد ہیں۔ ہزارہ کے پٹھانوں میں ہر ایسا شخص اخوند زادہ کہلاتا ہے جس نے مذہبی کتب کا مطالعہ کیا ہو اور یہ رہنمائے روحانی کا لقب ہے۔ (ترجمہ صفحہ ۵۰۸ ناشر فکشن ہاؤس لاہور۔ سن اشاعت ۱۹۹۸ء) چنانچہ پشاور میں اخوند عبدالغفور پنجو بابا صاحب (متوفّی ۱۶۳۰ء) اور سوات میں اخوند عبدالغفور صاحب (متوفّی ۱۸۷۷ء) سلسلہ نقشبندیہ کے اکابر صوفیاء میں سے تھے۔

ایک روایت کے مطابق شہنشاہ ہند جلال الدین اکبر (ولادت ۱۵ر اکتوبر ۱۵۴۲ء وفات ۱۷ر اکتوبر ۱۶۰۵ء) نے اپنی فوج کے ایک قاضی اور منتظم نجم الدین صدیقی قریشی کو بھی اخوند کا خطاب دیا تھا جس کی نسل ٹیاری ضلع حیدر آباد سندھ میں آباد ہے اور اخوند ہی کہلاتی ہے۔ ٹیاری مشہور سندھی بزرگ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کا وطن ہے۔ گزشتہ مسلم عہد میں یہاں علم وادب کا بہت چرچا تھا اور جس قدر علماء وفضلاء اس شہر میں موجود تھے شاید ہی سندھ کے کسی اور شہر میں ہوں (انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا مؤلفہ سیّد قاسم محمود صفحہ ۸۱۱) اسی سرزمین میں سلسلہ احمدیہ کے ایک صاحب کشف و الہام سندھی بزرگ الحاج ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند صاحب کی ولادت ہوئی۔ آپ ۱۹۲۵ء میں احمدیت سے وابستہ ہوئے اور عرب، ہندوستان اور پاکستان میں جہاں جہاں رہے نہایت والہانہ شان کے ساتھ پیغام احمدیت پہنچایا۔ ایک مکاشفہ کی بناء پر ۱۲ مارچ ۱۹۶۲ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور سرجن خدمت خلق کا آغاز کیا اور آپ اس میں تادم واپسیں سرگرم عمل رہے اور ۸ جون ۱۹۸۲ء کو یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے وصال سے صرف ایک روز قبل داعیٔ اجل کو لبیّک کہا اور اب بہشتی مقبرہ میں آسودہ خاک ہیں۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے انٹورپن، بلجیم کے ایک مشن ہاؤس کا نام ''دارالتبلیغ عزیز'' رکھا اور فرمایا ''امیر صاحب کے خسر ڈاکٹر عبدالعزیز بہت نیک اور خدا ترس انسان تھے ان کے نام پر اس مشن ہاؤس کا نام ''دارالتبلیغ عزیز'' رکھ دیں۔ اللہ مبارک فرمائے۔'' اس بابرکت مکتوب کا عکس حال ہی میں آپ کی خود نوشت سوانح ''نشان کبیر'' کے صفحہ اوّل پر زیب اشاعت ہوا ہے جو احمد اکیڈمی ربوہ نے شائع کی ہے۔

صداقت مسیح موعودؑ کا جلالی نشان

حضرت ڈاکٹر صاحب عدن کے سول ہسپتال میں تعیناتی کے دوران ہسپتال کے ڈاکٹر علی بھائی کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔:

''ڈاکٹر علی بھائی کے پاس روزانہ شام کو مجلس لگتی تھی اور خوب تبلیغ ہوتی تھی۔۔ ایک دن سرخی کے چھینٹوں والے نشان پر گفتگو ہو رہی تھی جس نے بحث کی صورت کرلی۔ ڈاکٹر علی بھائی تیز ہوتے ہوتے غضبناک ہو گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق گستاخانہ کلمات استعمال کرنے لگے۔ ایک طرح گالیاں دینے لگ پڑے۔ مجھے بہت دکھ ہوا۔ احتجاجاً میں اٹھ کر اپنے کوارٹر کی طرف چلا گیا۔ صبح سویرے ڈاکٹر صاحب نے مجھے بلایا۔ میں نہیں گیا دوسرا آدمی بھیجا میں نہیں گیا۔ پھر اپنا بیٹا بھیجا۔ لاچار میں ان کے پاس گیا۔ دیکھا کہ لیٹے ہوئے ہیں آنکھ پر اور منہ کے ایک طرف کچھ ورم ہے۔ فرمایا کیا دیکھتے ہو۔ میں نے کہا آپ کے منہ پر اور آنکھ پر کچھ ورم ہے۔ نیز فرمایا اور بھی کچھ ہے اچھی طرح دیکھو۔ میں نے نزدیک ہو کر دیکھا اور کہا کہ چار پانچ سرخ داغ بھی ہیں۔ فرمانے لگے رات خواب میں آپ کے مرزا صاحب نے مجھے تھپڑ مارا ہے یہ کہتے ہوئے کہ گالیاں دیتے ہو۔''

میں نے کہا سچ۔ فرمایا بالکل سچ۔ اس پر میں نے اور توجہ سے دیکھا کہ منہ پر جس طرح زوردار تھپڑ مارنے سے انگلیوں کے نشان پڑتے ہیں یہاں بھی اسی طرح کے نشان ظاہر ہو گئے تھے۔ میں نے کہا کہ رات آپ بگڑے تھے اس بات پر کہ غیب سے سرخی کے چھینٹے پیدا نہیں ہو سکتے۔ اب بتایئے غیب سے یہ ورم اور سرخ دھبے ایک چانٹے کے نتیجہ میں کس طرح مادی صورت اختیار کر گئے۔ جواب تو آپ کو خوب ملا۔ میں نے کہا یہ نشان ہے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا۔ فرمایا ہوگا۔ لیکن ایمان پھر بھی نہ لایا۔۔ صرف اتنا ہوا کہ ڈر گیا تھا اور مخالفت ترک کر دی تھی''۔

(نشان کبیر صفحہ ۲۵۔۲۶)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ربّانی کلام ہے کہ ؎

یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملے گا تجھ کو یہ سارا ادھار

❁❁❁❁❁

جسٹس (ریٹائرڈ) جناب ڈاکٹر جاوید اقبال کی تازہ خود نوشت سوانح ''اپنا گریباں چاک'' (ناشر سنگ میل پبلیکیشنز لاہور) سے چند اہم اقتباسات جو آپ کے قلبی تأثرات اور عینی مشاہدات کا مستند ریکارڈ ہیں۔

احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا سیاسی ڈھونگ

جناب ڈاکٹر جاوید اقبال لکھتے ہیں۔:

''بھٹو کی مخالف سیاسی جماعتوں کے کٹھ نے بھی نظام مصطفیٰ تحریک سے ان سے زیادہ تر مذھبی مطالبات ہی کئے مثلاً احمدیوں کو اقلیت قرار دو، اتوار کی بجائے جمعہ کی چھٹی کرو، گھڑ دوڑ پر جوأ بند کرو، شراب بند کرو۔ بھٹو نے اپنی کرسی محفوظ کرنے کی خاطر سب مطالبات مان لئے لیکن جماعتوں کے کٹھ کی تسلّی نہیں ہوئی دراصل ان کا مقصد کسی قسم کے اسلام کا نفاذ نہ تھا بلکہ کسی نہ کسی طریقہ سے بھٹو کو ہٹانا تھا''۔ (صفحہ ۱۶۲)

غاصب ضیاء، بھٹو کے نقش قدم پر

ڈاکٹر جاوید اقبال رقمطراز ہیں:۔

''جنرل ضیاء الحق نے اقتدار غصب کرتے ہی ایک نئے تجربے کی ابتداء کی۔ انہوں نے پاکستانیوں کو اچھا مسلمان بنانے کی خاطر بھٹو کی عطا کردہ اصلاحات (قادیانیوں کو اقلیت قرار دو، جمعہ کی چھٹی کرو، گھڑ دوڑ بند کرو، شراب بند کرو) کی سمت میں مزید آگے قدم بڑھانے کی ٹھانی۔ اس کے نتیجے میں قادیانیوں پر اسلامی شعار استعمال کرنے کی پابندی لگادی گئی مسلمانوں اور غیر مسلموں میں تمیز کرنے کی خاطر ہر قسم کے فارموں میں مذھب کا اندراج کرنا ضروری قرار پایا کسی منصب کا حلف لینے کے وقت بھی یہ حلفی بیان دینا اہم تھا کہ محلف قادیانی نہیں ہے۔۔ یہ تو مختصر سا خاکہ اس اسلامائزیشن کا ہے جو جنرل ضیاء الحق نے ملک میں نافذ کی مگر ہم پر ان اصلاحات کا نہ تو کوئی روحانی اثر ہوا اور نہ اخلاقی بلکہ سنگین جرائم میں کمی کی بجائے روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا''۔

(صفحہ ۱۷۲)

''یہ نام نہاد اسلامی اصلاحات دراصل کتاب قوانین پر سرخی پاؤڈر (کاسمیٹک) لگانے کے مترادف تھیں۔۔ اصلاحات کا زیادہ زور سزاؤں پر تھا یعنی ''منفی'' پہلو پر۔ ''مثبت'' پہلو پر تبھی ہوتا جب اسلامی برکات سے متعلق اصلاحات کر کے ابتدا کی جاتی''۔ (صفحہ ۱۷۵)

اسلام کا شرمناک استحصال اقتدار کے لئے

بھٹو اور ضیاء دور اقتدار پر بے لاگ تبصرہ جسٹس (ر) جاوید اقبال کے قلم سے۔:

''جنرل صاحب اتنے ہی مسلمان ہیں جتنے بھٹو صاحب تھے فرق صرف اتنا ہے کہ ایک نے اسلام کو اپنے اقتدار کی ڈوبتی کشتی کے تحفظ کی خاطر استعمال کیا اور دوسرے نے اسے اپنے اقتدار کے چڑھتے سورج کے استحکام کے لئے۔ مجھے پہلا مارشل لاء لگنے پر سکندر مرزا کے اعلان کی یاد نے شرمندہ کر دیا۔ ہم سیاسی مقاصد کی خاطر کب تک اسلام کو بطور ''طوائف'' استعمال کرتے رہیں گے۔ کیا ہمارے نصیب میں اپنے قائدین کے ہاتھوں سدا اُلّو بنتے رہنا ہی لکھا ہے''۔ (صفحہ ۲۰۷) ❁❁❁❁

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے درخواست ہے کہ دفتر الفضل کے ساتھ رابطہ کرتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں جو آپ کے الفضل کے ریپر پر درج ہوتا ہے۔ (مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

watch MTA live
audio and video broadcast
❁❁❁
Weekly sermons in Urdu / English
❁❁❁
Questions & Answers and much much more
❁❁❁
Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa
❁❁❁
Visit our official website
www.alislam.org